آسمانِ نقشبندیت اور فلکِ مجدّدیت

کا

کوکبِ درخشاں

فخرِ نقشبندیت، سرمایہ مجددیت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

ناشر:

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

آسمانِ نقشبندیت اور فلکِ مجدّدیت

کا

کوکبِ درخشاں

فخرِ نقشبندیت، سرمایۂ مجددیت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

ناشر

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

Marfat.com

نمبر ۳۸

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب — آسمان نقشبندیت اور فلک مجددیت کا

کوکب درخشاں

از — محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

صفحات — ۸۸

اشاعت — ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۸ء

تعداد — ۱۱۰۰

ناشر — شیر ربانی پبلیکیشنز، لاہور

ملنے کا پتہ

مرکزی دفتر شیر ربانی اسلامک سنٹر

شیر ربانی روڈ، چوک شیر ربانی ۲۱۔ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور

فون آفس 042.7571809 موبائل 0321-7574414

Marfat.com

انتساب

تعریف اس کبریا کی جس نے عبد کو عبدہٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمایا اور درود و سلام ان پر کہ جنہوں نے عبد کو معبود حقیقی کا بتلا کر احسان عظیم فرمایا اور عقیدت اور محبت کے نذرانے ان بندگان خدا کیلئے کہ جنہوں نے عبد کو عبد مصطفٰے بننے کا طریقہ سکھایا۔ کمترین زیر نظر کاوش کو موصوف سیدی مرشدی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا صوفی غلام سرور صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم عالیہ سے منسوب کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہ انہی کا حق ہے اور میں اسے اپنے لئے بخشش کا باعث سمجھتا ہوں۔ آپ کے انداز فکر اور تبلیغ دین کی انتھک مساعی نے خانقاہی نظام کو ایک نیا آہنگ اور جلا بخش کر مشائخ عظام اور مبلغین اسلام کو بہت افتخار بخشا ہے۔ مجھے وسعتِ قلب سے تسلیم ہے کہ آپکی دینی وملی خدمات اور اوصاف جلیلہ کا احاطہ ایک دشوار مرحلہ ہے۔ تاہم یہ اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے اور نشان منزل کی طرف ایک قدم ہے اللہ تعالیٰ ان کے توسط سے فیضانِ شیر ربانی اور انکے اس عظیم مشن کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

Marfat.com

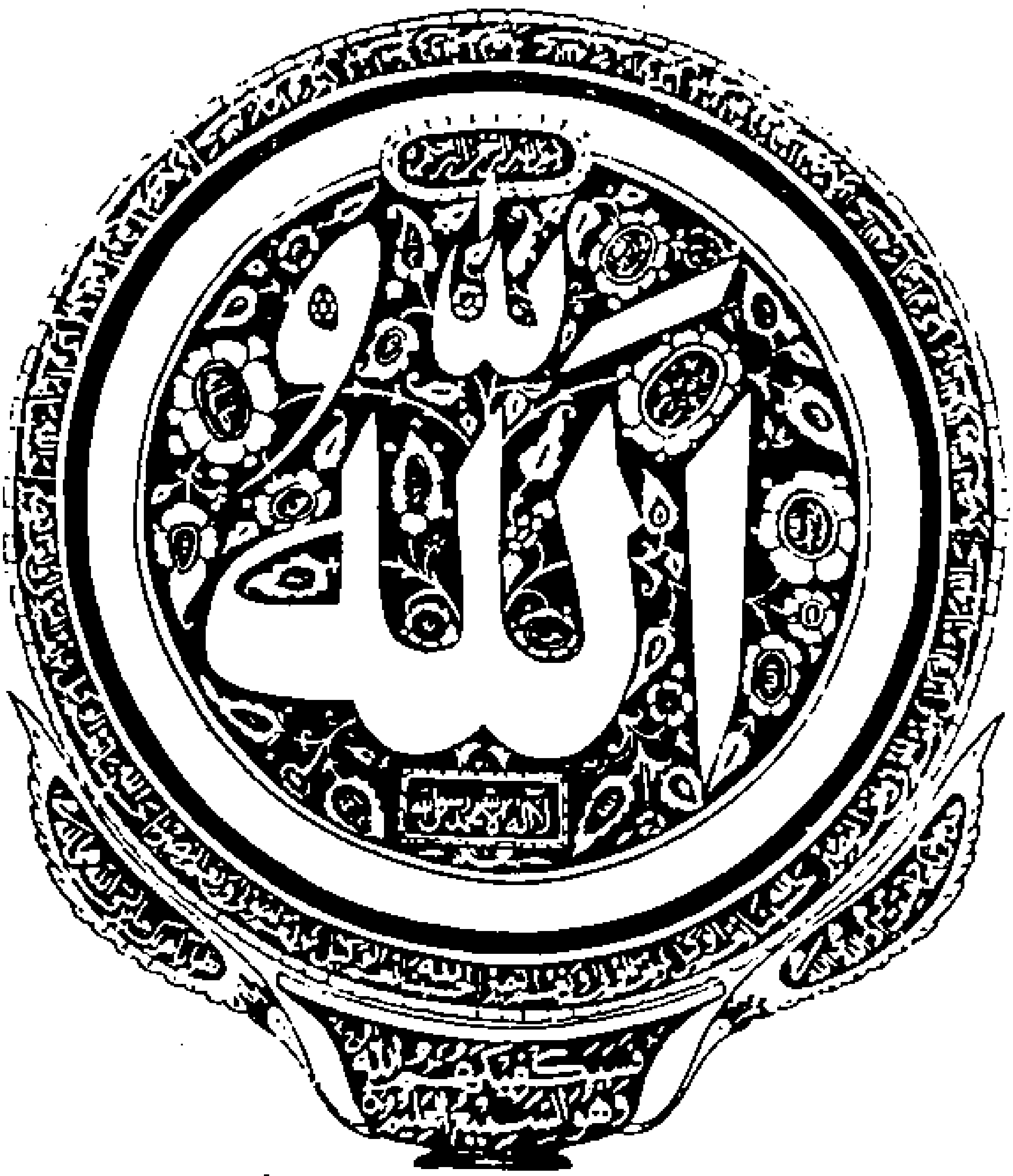

قطعہ اسمِ ذات جو اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی حضرت
میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک
سے رقم فرمایا جس سے آپ کے عشقِ الٰہی کا بخوبی
اندازہ ہوتا ہے، پتے پتے میں اسمِ ذات نہایت
خوبصورتی سے واضح کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری
شیخ الحدیث، جامعہ ہجویریہ دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

امام الانبیاء سید المرسلین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے تاج سے سرفراز فرمایا جس کے نتیجے میں تبلیغ دین اور اصلاح احوال انسانی کی ذمہ داری امت مسلمہ کے اہل علم پر ڈال دی گئی اور ان کو ''وراثت انبیاء'' کا امین بنایا گیا۔

ان وارثانِ انبیاء کرام (علیہم السلام) میں ایک روشن نام مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمہ اللہ کا ہے جن کی مساعی جلیلہ سے ملت اسلامیہ کے خلاف ایک گھناؤنی سازش اپنی موت آپ مرگئی اور دوقومی نظریہ کو حیات نو حاصل ہوئی اور اس کے نتیجے میں حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ اور آپ کے تلامذہ، مریدین اور وابستگان فکر رضا کی بھرپور تحریک نے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر ایک اسلامی مملکت ''پاکستان'' کو جنم دیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اس سیاسی کاوش کے علاوہ تہذیب نفوس کے میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے جو تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں۔

وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو اپنے اکابر و اسلاف کے علمی و روحانی اور اصلاحی کارناموں کو اپنے عمل و تبلیغ کے ذریعے زندہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

مخدوم اہل سنت پیر طریقت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ ان مردان خدا میں سے ایک ہیں جو کسی شہرت کی طلب، کسی ملامت کے خوف اور حرص و آز کی دنیا سے الگ ہو کر نہایت عمدہ پیرائے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

آپ کے کارہائے نمایاں، تبلیغ کا انداز، ان تھک محنت اور جدو جہد پر ہر وہ شخص شاہد عدل ہے جو کسی بھی حوالے سے آپ سے وابستہ ہے۔ آپ کی نمایاں خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی "علمی جواہر" کی تلاش ہے۔ ماہانہ محفل میلاد یا دیگر تقریبات کے لئے وہ آواز کا جادو جگانے والے مقرر کی بجائے اہل علم کے متلاشی رہتے ہیں چنانچہ مستقل تعلیم کے سلسلے میں آپ نے اپنے ادارے کے لئے جن اساتذہ کا انتخاب کیا ان میں مفسر قرآن حضرت علامہ پروفیسر قاری مشتاق احمد مدظلہ کی ذات والا صفات قابل ذکر ہیں جو مسلکی وابستگی، علمی پختگی، دینی درد اور حکمت عملی ایسی اعلیٰ صفات کے حامل ہیں۔

برادر عزیز محترم جناب محمد ناظم بشیر نقشبندی زیدہ مجدہٗ نے نہایت عمدہ پیرائے میں اپنے مرشد گرامی حضرت صوفی غلام سرور دامت برکاتہم کی خدمات اور تقویٰ و پرہیزگاری سے مرصع شخصیت کی خوبیوں کو زیور قلم سے آراستہ کیا ہے اس تحریر کی ہر سطر جناب محمد ناظم نقشبندی کی اپنے مربی سے عقیدت و ارادت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت صوفی صاحب کو صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور جناب محمد ناظم صاحب کے اخلاص کو شرف قبولیت عطا فرمائے

(آمین)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ ماسوا کا خالق و مالک اور معبود ہے۔ لہٰذا تمام مخلوقات کو اسکی فرمانبرداری کے علاوہ چارہ نہیں۔ ہر مخلوق دوسری نوع کی مخلوق سے مختلف درجہ کی حامل ہے۔ افضل ومفضول کا سلسلہ بھی قائم ہے۔ اگر قرآن حکیم کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نوع انسانی جمیع مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ حالانکہ تخلیق کی ترتیب کے اعتبار سے انسان کو اوّلیت اور سبقت حاصل نہیں ہے لیکن جب انسان کو تخلیق فرمایا تو تخلیق میں اوّلیت حاصل کرنے والی مخلوق کو انسان کے سامنے سجدہ ریزی کا حکم صادر فرما کر اپنے مالک حقیقی اور حاکم ہونے کا اظہار فرمایا۔ بات ماننے والے ملائکہ محبوب بارگاہ ٹھہرے اور خالق کی نافرمانی کرنے والا (ابلیس) جو کہ معلّم ملائکہ تھا مردود بارگاہ ٹھہرا۔ معلوم ہوا کہ جنسی یا ترتیب کے اعتبار سے اوّلیت اور درجہ حاصل کرنے والا حکم عدولی کے بعد اشرف المخلوقات کے درجے سے بھی نیچے چلا گیا۔ درجات اسی کو حاصل ہیں جس کو خالق و مالک درجات سے نوازے۔ فرشتوں کی یہ التجاء ماوراءِ عقل نہ تھی کہ یہ مخلوق (انسان) فسادی ہے۔ لیکن عقلوں کے خالق نے اس دلیل عقلی کو ردّ کیا اور فرمایا:

انی اعلم مالا تعلمون

"جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے"

فرشتوں کی نگاہ باطل اور منکرین پر تھی جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نگاہ

Marfat.com

علم اپنے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام اور انکے وارثین پر تھی۔ انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام انہی حضرات قدس کی وجہ سے ملا جنہوں نے **قالو سمعنا وا طعنا** کا عہد کیا اور بڑی سے بڑی آزمائش میں اس پر کاربند رہے۔ چنانچہ تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد دنیا میں حق و باطل کے دو گروہوں کے سلسلے کا آغاز ہوا۔ باطل اور گمراہ گروہ کا سرپرست ملعون و مردود (ابلیس) شیطان بن گیا اور یہ ''حزب الشیطان'' ٹھہرے جبکہ حق پرست حضرات رب رحمان پر ایمان لائے اور اسکی فرماں برداری کی تو ''حزب اللہ'' قرار پائے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

اللہ تبارک وتعالیٰ جسکی شان رحیمی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان جنت کا راہی بنے اور حضرات صالحین کے سائے میں رہ کر راہ حق اختیار کرے اور شقاوت و بدبختی سے محفوظ رہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی بھٹکے ہوئے انسان کی ہدایت کیلئے اپنے تربیت یافتہ نائبین کا انتظام فرمایا جن کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ انہیں حق بتائیں۔ یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہ تھی۔ اس فسادی / منکر اور بھٹکے ہوئے انسان کو حق بتانا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا یہاں تک کہ جب یہ انسان فسادی بن کر سامنے آیا تو سرکشی کے اس مقام تک گیا کہ نہ صرف اپنے خالق کا انکار کیا بلکہ اس کے بھیجے ہوئے معصوم نبیوں اور رسولوں کو اذیتیں دیں اور بعض کو ناحق قتل کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ لیکن عزیمت کی

Marfat.com

ان چٹانوں نے پیغام الٰہی کو پہنچانے میں نہ تو ذرہ بھر کوتاہی کی اور نہ ہی ان سرکشوں سے کوئی خوف کھایااور رضائے الٰہی اور دین کی سربلندی کیلئے جام شہادت نوش فرمایا۔ بہت سے ھادیوں کو قید و بند اور ملک بدر ہونے کی تکالیف بھی اٹھانا پڑیں۔ اذیتوں کے اس سلسلے کے باوجود گروہ حق ڈٹا رہا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کمال اخلاص سے سرانجام دیتا رہا۔

قرآن شاہدِ عدل ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اِنہی اولعزم پیغمبروں اور رسولوں میں سے ہیں۔ آپ نے اپنی قوم کو صدیوں تبلیغ فرمائی لیکن ساڑھے نوسو سال میں سو (۱۰۰) کا ہندسہ بھی پورا نہ ہوا اور صرف چالیس مرد اور چالیس عورتیں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مخالفت کا یہ عالم تھا کہ آپ علیہ السلام کی اہلیہ اور فرزند بھی منکرین کی صف میں تادمِ آخر شامل رہے۔

انی اعلم مالا تعلمون کا دعویٰ عظمت انسانی کا پیغام دے رہا تھا۔ ملائکہ یہ نہ جانتے تھے کہ انسانی صورت میں ہی خالق کائنات نے اپنا محبوب ﷺ کو چن رکھا ہے جنہیں مخلوق انسانی کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے بھیجنا تو مقصود تھا ہی لیکن انسان کو عظمتوں اور رفعتوں سے نوازنے کیلئے اپنے محبوب علیہ السلام کو عطا فرمایا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگرچہ انسانی ہدایت کیلئے روز اوّل سے ہی اپنے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمانے کا اعلان فرمایا تھا لیکن اپنے محبوب ﷺ کو رحمۃ للعلمین کے منصب پر فائز کر کے جمیع مخلوقات

Marfat.com

بالخصوص بنی نوع انسان کیلئے مبعوث فرما کر احسان عظیم فرمایا۔ جب آپ ﷺ کا ظہور قدسی ہوا تو انسانیت ظلمت اور تاریکی کے بدترین دور سے گزر رہی تھی۔ عقل و شعور بھٹک رہے تھے۔ انسان فرشتوں کی دلیل اور دعوٰی کا عملی ثبوت پیش کر رہا تھا۔

انسانی رشد و ہدایت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا اس کے اثرات مختلف اوقات اور ادوار میں مختلف علاقوں اور بستیوں تک تو رہے لیکن قوموں کی غالب اکثریت اپنے اپنے انبیاء علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد پھر اسی پرانی روش اور سرکشی پر لوٹ جاتی رہی یا صراط مستقیم سے دور ہٹ جاتی رہی۔

خاتم المرسلین احمد مجتبٰے، حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے ظہور قدسی سے قبل جملہ قومیں دین اسلام سے بہت دور جا چکی تھیں اور ظلمت و بربریت، شرک و کفر کا بازار پوری طرح گرم تھا۔ انسانی پستی کا بدترین دور تھا۔ ایک وحشت کا عالم تھا۔ ان حالات میں جب کہ ہادی اعظم ﷺ کو مبعوث فرمایا جانا تھا۔ آپ کے ذمہ کسی مخصوص قوم یا قبیلہ کو پیغام الٰہی دینا نہیں تھا بلکہ پوری دنیائے انسانیت تک ہدایت کا نور پہنچانا آپکے منصب جلیلہ میں شامل تھا۔

اتنی عظمتوں، رفعتوں والے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حق کا پیغام پہنچانے غار حرا سے نکلتے ہیں تو شرک و کفر کی گھٹا ٹوپ میں ڈوبے ہوئے انسان صادق و امین کے نعرے لگانے کے باوجود ہادی اعظم ﷺ کے دشمن بن گئے۔ آزمائشوں اور تکلیفوں کا سلسلہ چل نکلا۔ الغرض آپ ﷺ کو ہر

Marfat.com

اس تکلیف اور آزمائش سے گزرنا پڑا جو آپ ﷺ سے ماقبل مبعوث انبیاء و رسل علیہم السلام کو درپیش رہیں بلکہ آپکی آزمائشیں سب سے انفرادی نہیں بلکہ مجموعی سے بھی بڑھ کر گھمبیر تھیں۔

فرشتے حیرت زدہ جان رہے تھے کہ انی اعلم مالا تعلمون کا کیا مطلب ہے۔ اگر ایک طرف فسادی ہے تو دوسری طرف ہادی ہے۔ اگر ایک طرف ظلم و ستم ہے تو دوسری طرف رحمت و رافت ہے۔ اگر ایک طرف بے شرمی ہے تو دوسری طرف حیاء ہے۔ الغرض اضداد کی کشمکش جاری رہی آخر فتح حق کی ہوئی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا :

قل جاء الحق و ذهق الباطل ان الباطل کان ذهوقا

فرمایئے حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل تو تھا ہی مٹنے کیلئے۔

فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے دعویٔ خداوندی کو سچ ثابت کر دکھایا۔ کرب اور تکلیفوں کے دور میں بھی آپ ﷺ نے مکمل شانِ رحمۃ للعٰلمین کا مظاہرہ فرمایا۔ انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ ظلمت اور بربریت کا دور اپنے اختتام کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا اور امن و سلامتی کی شمعیں فروزاں ہوگئیں۔ عہد نبوی ﷺ کے بعد جب خلفاء راشدین کا دور آیا تو ان مردان حق نے جو براہ راست سرکار دو عالم کے تربیت یافتہ تھے اسلام کی

Marfat.com

فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دین اسلام کا پرچار کیا اور شرق وغرب میں اسلام کا جھنڈا لہرادیا۔ مدینہ طیبہ کے ان کارواں سالاروں نے اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے کسی بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کیا۔

جب محبوب ربّ العالمین ﷺ اور آپ کے خلفاء کا ظاہری دور گزرا تو منکرین حق کی سازشوں اور شورشوں کو سر اٹھانے کا موقعہ ملا اور فتنوں کا سلسلہ ظاہر ہونے لگا۔ نفوس قدسیہ کی ظاہری موجودگی کی برکات مدہم پڑنا شروع ہوئیں تو اسلام کے چہرے کو داغدار کرنے کیلئے مذموم کوششوں کے ایک نئے سلسلہ کا آغاز ہوا پھر وارثان انبیاء علیہم السلام یعنی علماء و ربانیین کی دینی وملی ذمہ داریوں کا سلسلہ بھی اسی شدومد سے چل پڑا جو بحمدہٖ تعالیٰ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ نہ صرف منقطع ہو چکا تھا اور لا نبی بعدی کا دوٹوک پیغام بھی دیا جا چکا تھا۔ لہٰذا جس کسی نے بھی راہ خدا میں جتنا بھی مقام حاصل کرلیا۔ زہد وتقویٰ کی جس چوٹی کو بھی سر کرلیا وہ نبوت تو درکنار صحابی کی گردِ راہ کو بھی نہ پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ ان بندگان خدا، اولیاء اللہ نے مقام نیابت ووراثت کا حق ادا کیا اور صعوبتوں کو سنت نبوی ﷺ سمجھ کر برداشت کیا اور استقلال کے کوہ عظیم ثابت ہوئے۔

انسانی فلاح و بہبود اور عرفان الٰہی تک رسائی کی جو راہ بھی نکلتی ہے وہ ان خُدّامانِ اسلام کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ رُشدُ وہدایت کا سلسلہ ان حضرات اولیاء کرام اور صاحبانِ طریقت کے ذریعہ سے ہی

Marfat.com

تا قیامت جاری و ساری رہنا ہے۔ ان تک رسائی ہی دربار رسالت ﷺ اور بالآخر بارگاہ خداوند کریم تک رسائی کا موجب ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بہر صورت گروہ اولیاء اللہ کے ساتھ اپنا رشتہ محبت قائم رکھے اور اس پاکیزہ گروہ کے حضور التجاء و تضرع عادت اور اپنا طریقہ بنائے اور اس بات کا منتظر رہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ اس مقدس گروہ کے ساتھ محبت کے وسیلہ سے اپنی محبت عطا فرمائے اور پورے طور پر اپنی ذات کی طرف کھینچ لے (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۷۴)

مختلف ادوار میں دین اسلام پر حملے ہوتے رہے اور اسلام کی اصل روح کو مضمحل کرنے کی مذموم کوششیں ہوتی رہیں ایسے حالات میں تجدید احیاء دین کیلئے مشیت الٰہی ظاہر ہوتی اور وارثان انبیاء کا ظہور قدسی ہوتا رہا اور قیامت تک جب کبھی بھی دین مصطفےٰ کے فیوض و برکات کو محدود و مسدود یا ختم کرنے کی کوششیں کی جائیں گی۔ مجددین ملت کی یہ جماعت اپنے فرائض سرانجام دیتی رہیں گی معلوم ہوا کہ رشد و ہدایت کا نور اب جس کسی کو بھی پہنچے گا انہی کے وسیلہ اور واسطہ سے ملے گا۔ ورنہ کوئی سعی کارآمد نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ بندگان خدا بارگاہ الٰہی کے محبوب ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو باصلاحیت اور باکمال بنا کر بھیجا ہے۔ اور یہ بارگاہ الٰہی کے تربیت یافتہ تھے اس لئے ان سے

Marfat.com

خطا کا احتمال بھی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا

"انبیاء علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہیں"

جہاں تک وارثانِ انبیاء کا سوال ہے انکی تربیت کا سلسلہ طریقت کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ طریقت کیا ہے شریعت محمدی ﷺ تک رسائی کا ذریعہ ہے۔ ان مقبولان بارگاہ کا ہر قول اور فعل سنت مطہرہ کا آئینہ دار اور انکی اتباع و پیروی میں ہوتا ہے خلاف شرع و سنت کام سے محفوظ رہتے ہیں۔ لہٰذا

"اولیاء اللہ محفوظ ہیں"

تربیت کے مراحل سے گزر کر جب یہ صاحب کردار اصحاب وراثتِ نبوت کے کمالات پر متمکن ہوتے ہیں تو انکی وہ تمام صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں جو اس منصب کا مقتضٰی ہیں ہر مشکل کام با آسانی سرانجام دے لیتے ہیں اور کوئی گھبراہٹ اور رکاوٹ انکے آڑے نہیں آتی۔ انسانی فلاح و بہبود اور تکمیل مشن کیلئے شب و روز ایک کر دیتے ہیں۔ اپنی ذات کی نفی ان کے سفر طریقت کا پہلا قدم ہوتا ہے۔ عزیمت کے جبالِ عظیم اس سفر میں ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں اور جان، مال، اولاد غرض کسی چیز کو خاطر میں لائے بغیر صرف اور صرف رضائے الٰہی کیلئے مخلوق خدا کو راہ حق دکھاتے ہیں۔ بھٹکے ہوئے انسان کو پھر سے محبوب رب کائنات ﷺ کے دربار گوہر بار تک پہنچاتے ہیں اور بالآخر مخلوق خدا قرب و رضا الٰہی کی لذت کو حاصل کر کے جنت کی حق دار بن جاتی ہے۔ یہی فریضہ تھا ان وارثان انبیاء کا

Marfat.com

۔یہی وہ لوگ ہیں جو یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و جاھدوا فی سبیل اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ کا مصداق ہیں

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

"راہ بین اور راہ نما پیر کی تلاش جو وسیلہ بن سکے، کا بھی شرعاً حکم ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے لوگو! اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو"

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول، مکتوب ۱۵۹)

کسی بھی طالب حق کو انکی غلامی کے بغیر چارہ نہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد کا مقام مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ اس کے زمانہ میں جس قدر فیوض امتیوں کو پہنچتے ہیں اس کے ذریعہ اور واسطہ سے پہنچتے ہیں اگرچہ وہ فیض لینے والے قطب و اوتاد ہوں یا ابدال و نجباء ہوں"

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۴)

یہ مرنے کے بعد بھی نہیں مرتے بلکہ مخلوق خدا کو ان سے فوائد اور ثمرات حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ان کا تصرف عالم برزخ میں عالم دنیا سے زیادہ ہوتا ہے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا:

Marfat.com

یہ حالت ایک مدت تک رہی پھر اتفاقاً پھر ایک ولی اللہ کے مزار مبارک کے پاس گزرنے کا اتفاق ہوا اور اس معاملہ میں اس مدفون ولی اللہ سے میں نے مدد و اعانت طلب کی چنانچہ اللہ جلّ شانہ کی عنایت شامل حال ہوگئی اور معاملہ کی حقیقت پورے طور پر منکشف ہوگئی اور عین اس وقت حضور خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی روح مبارک بھی تشریف لائی اور میرے دل غمگین کو تسلی دی (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۲۲۰)

ان ہر مردانِ باصفا پیکرانِ علم و عمل سالکانِ طریقت اور مجاہدِ دین و ملت میں ایک نام مخدوم اہلسنت و جماعت سیدی و مرشدی قبلہ حضرت صوفی غلام سرور صاحب نقشبندی مجدّدی کا ہے جو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں دن رات کوشاں ہیں مخلوقِ خدا کی ہدایت کیلئے تبلیغ اور اصلاح کا ہر ذریعہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آپ راہِ طریقت کے ایسے شاہسوار ہیں کہ اپنی مثال آپ ہیں۔ مبالغہ نہیں حقیقتاً فخر المشائخ ہیں۔ آپ خاندانی اعتبار سے کسی بہت بڑی گدی کے سجادہ نشین نہیں لیکن اپنی ذات کے اعتبار سے حقیقی خانقاہی نظام کے احیاء کے سپہ سالار اور مردِ حُر ہیں۔ طریقت کے سچے تقاضوں کے مطابق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے نقیبِ صادق ہیں۔ آپ قیوم زمانی شہبازِ لامکانی حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی اور اعلیٰ حضرت

Marfat.com

شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہما کے عظیم روحانی فرزند ہیں۔ آپکا تابندہ چہرہ جو جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے اور روحانیت کا مظہر ہے اور ہر قسم کی بناوٹ سے مُبرا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''بناوٹ میری فطرت میں ہی نہیں۔ حقیقت کا طلبگار ہوں اور حق بات کیلئے ہی کوشش کرتا ہوں''

مزید فرماتے ہیں:

جو اللہ نے بنایا وہی ٹھیک ہے۔ (سبحان اللہ)

آپ صدق و امانت کے عَلَم بردار ہیں۔ لگی لپٹی گفتگو کے قائل ہی نہیں کہہ دیتے ہیں جو دل میں ہو۔ باطل سے سمجھوتے اور صلح کلی سے دور کا واسطہ بھی نہیں البتہ اخلاص کی قدر کرتے ہیں۔ دین کی خاطر جھکتے اور اٹھتے ہیں۔ ذاتی مفاد کو ترجیح نہیں دیتے۔ اور نہ ہی کسی نقصان کو خاطر میں لاتے ہیں۔ بس اپنے منصب کی تکمیل کیلئے بادِ مخالف سے گھبرائے بغیر مثل شہباز مصروف پرواز ہیں۔

آپ مُرقع شریعت و سنت حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو حقیقی معنوں میں بڑی تن دہی سے چلا رہے ہیں۔ آپ کا قرب اولیاءِ کاملین کے قرب کا آئینہ دار ہے۔ آپ کی باتیں سادہ لیکن بامقصد ہوتی ہیں۔ اگر طالب کی توجہ ہو تو روحانیت کی رم جھم برسات برستی ہے۔ جسم مبارک خوشبودار ہے اور چھونے سے دل و جان کو فرحت و برکت ملتی ہے۔

Marfat.com

آپ کا چہرہ مبارک ہمہ وقت تروتازہ ہوتا ہے اور دن اور رات کے کسی پہر میں رعنائی کم نہیں ہوتی۔ جمال کی برکت عام اور جلال میں بھی ہدایت کی برساتِ گوہربار ہے ۔نفس پرست آپکی صحبت سے فرار اور طالب ِصدق زیارت کے بغیر بے قرار رہتا ہے۔آپ کی دعائیں بفضلہٖ تعالیٰ مستجاب الدعوات ہیں جبکہ طالب ضابطے کے تحت مانگے ۔ ہر آنے والے کو تسکین مہیا کرتے ہیں۔آپکا قد اور جسم مبارک انتہائی متوازن ، رنگ سرخی مائل سفید ہے۔لباس سنت نبوی ﷺ کا آئینہ دار انتہائی سادہ مگر صاف ستھرا اور شخصیت پُر وقار ہے ۔جس کام کو کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو پوری ہمت سے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مال واسباب، نفع ونقصان ، رفقاء کی تعداد میں کمی اور عدم تعاون کی پروانہیں کرتے۔ بحمدہٖ تعالیٰ کمال شان تصرف ہے۔اور آپ فرماتے ہیں:

''ساڈا اتھ تے اللہ دے ولیاں دی جیب وچ اے''

دل دین اسلام اور حضور ﷺ کی امت کی بہتری چاہنے والا درد سے معمور بحر بیکراں ہے۔ان برکات کے حامل ہونے کے ساتھ ایک انتہائی شفیق باپ بھی ہیں۔

بہت سے آنے والے طالبوں کو نگاہِ کرم سے راہ ہدایت پر لگانا اور بعض اہم واقعات بیان فرما کر اسلام کی عظمت سمجھانا، اللہ والوں کی نسبت کی برکات انکی گفتگو کا مرکزی موضوع اور مقصود ہے ۔آپ صوم وصلوٰۃ اور اوراد و وظائف پر سختی سے کاربند ہیں۔رات کا قیام آپکا معمول ہے۔تمام

Marfat.com

سلاسل ہائے روحانی کے بزرگوں کی عظمتوں کا ذکر اور انکی تعلیمات اور کارہائے نمایاں بیان کر کے حاضرین مجلس کی تربیت کا سامان کرتے ہیں۔

آپ بچپن سے ہی سلیم الفطرت اور مرد صالح ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ صالحین کے زمرے میں سے ہیں آپکی تربیت کا ہر دور میں غائبانہ انتظام ہوتا رہا۔ والدین سے ظاہری دوری بھی منشاء الٰہی میں شامل تھی۔ ماحول اور مالی حالات کا غیر موافق ہونا ظاہری وجوہات میں سے تھا۔ شاید آپکے تایا جان کی خوش بختی تھی جو ایک ولی کامل کی کفالت میسر آئی۔ جب تک ان کے ہاں سکونت پذیر رہے علم و عرفان کی منازل ساتھ ساتھ طے ہوتی رہیں۔ جب نورِ عرفان کے حال میں متمکن ہوئے تو قرآن پاک کی آیت "ومن یهد الله فهو المهتد ومن یضلل الله فلن تجد له ولیاً مرشدا" کی ضرب نے وہ چنگاری لگائی کہ قرار بے قراری میں بدل گیا اور اسی منصب کی طرف رواں دواں ہوئے جو بفضلہٖ تعالیٰ آپکو ملنے والا تھا۔ مرشد کی تلاش طریقت کا تقاضا تھی، حقیقت میں فیضان گنبد خضرا محفوظ ہوتے ہوئے آپ تک پہنچنا تھا۔ چنانچہ یہ فیضِ شیر ربانی کے توسل سے ظاہر ہوا اور آپ خلافت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے پیرو مرشد حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف جو اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھتیجے اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری برادر حقیقی و سجادہ نشین اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور طریقت کے بڑے مسلمہ پیشواؤں

Marfat.com

میں سے ہیں، نے مرشد کریم اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک منعقدہ ۳ ربیع الاوّل ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء کے موقع پر حضرت صوفی صاحب کی خدمات جلیلہ کا ذکر تے ہوئے فرمایا کہ آستانہ عالیہ سے ہونے والے تمام اشاعتی کام کا 70 فی صد سے زیادہ کا سہرا صوفی صاحب کے سر ہے اور باقی 30 فی صد میں بھی انکا حصہ ہے۔ چنانچہ آپکی دستار بندی کی اور فرمایا:

''صوفی صاحب اے ساڈا نہیں دربار والیاں دا حکم اے''

چنانچہ خلافت کا بوجھ آپکے کندھوں پر رکھا گیا۔ صاحب دربار (اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) جانتے تھے کہ کون اہل ہے اور کون نہیں۔ حقیقت میں آپکا انتخاب تو روز اوّل سے ہو چکا تھا یہ درویش کامل جب آستانہ عالیہ سے اپنی ذمہ داریوں کا پہاڑ لئے لاہور تشریف لائے تو مہینوں راتوں کی نیند سے محروم رہے اور جو کوئی بیعت کے لئے حاضر ہوتا اسے اپنے پیرو مرشد کی طرف بھیج دیتے لیکن انہوں نے فرمایا:

''صوفی صاحب یہ امانت ہے۔ یہ کام تو کرنا ہی پڑے گا''

آپ جانتے تھے کہ خلافت کی ذمہ داریاں غیر معمولی ہیں اور اس امانت میں خیانت کا انجام کیا ہے۔ آپ رسمی ''پیر'' تو بن ہی نہیں رہے تھے۔ نام نہاد اور خام صوفیاء کی نشان دہی اور ان کی خرافات کا تدارک بھی آپ کے فرائض منصبی میں شامل تھا۔

Marfat.com

نسبتِ شیخ کے تقاضوں کو پورا کرنا آپ کا خاصہ ہے۔ مرشد تو سب پکڑتے ہیں لیکن مرشد کوئی کوئی مانتا ہے۔ اب جب آپ تاج خلافت سے سرفراز ہوئے تو فنافی الشیخ کی منازل سے گزارے جانے کا عمل تیز تر ہوا مشکل سے مشکل کام کرنے کا حکم ہوا لیکن کبھی نہ نہیں کی اور سر تسلیم خم رہا۔

اک نہ ہے جو تیرے لب پہ نہ ہوا

آپ فرماتے ہیں:

''ساڈے لئی پیر دا حکم ایویں اے جیویں رب دا ای حکم اے''

کھانا، پینا، پہننا، گھر بار، صحت غرض ہر معاملہ پیچھے شیخ کا حکم آگے۔ جہاں بڑے بڑے مریدین رہ گئے وہاں حضرت صوفی صاحب عزیمت کے پہاڑ بن گئے۔ اگر کہا جائے تو موت کا سندیسہ بھی آپکے پائے استقامت کو متزلزل نہ کرسکا۔ آپ کیوں نہ ایسے ہوتے۔ آپ تو خواص میں سے تھے۔ فنافی الشیخ حاصل ہونے کے بعد اب آپکو باقاعدہ مخلوق خدا کی خدمت کی طرف لگنا تھا

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

طریقت بجز خدمت خلق نیست

آپکو یہی ذمہ داری نبھانی تھی تو اس راہ پر بصمیم قلب چل پڑے۔

آپ فرماتے ہیں:

''کل قیامت کے روز معاملہ بہت سخت ہے۔ جن کو خلافت

Marfat.com

ملی ہے ان سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔لوگوں
نے اسے مذاق بنالیا ہے''

افسوس اب تو تاج خلافت ہے لیکن احساس ذمہ داری مفقود ہے سب کچھ ہو رہا ہے لیکن تبلیغ دین نہیں ہو رہی۔رشد و ہدایت کا سلسلہ بڑھنے کی بجائے ذاتی نشر و اشاعت کا سلسلہ بن گیا ہے۔خرچ کرنے کی بجائے کمائی کا ذریعہ بن کر روحانیت سے نہ صرف عاری بلکہ خالی ہو گیا ہے۔خانقاہیں اب وڈیروں کے ڈیروں کا نقشہ پیش کرنے لگی ہیں جہاں طالب حق کو مزارع بنایا جا رہا ہے۔انکی جیبوں سے رقوم نکلوا کر اپنے اکاؤنٹ بھرے جا رہے ہیں ذکر الٰہی کی تلقین کی بجائے شیخ کی خوشامدوں کے نقارے بج رہے ہیں۔شریعت کی تابع داری کی بجائے نفس کی تابع داری ہو رہی ہے (الا ماشاء اللہ) خانقاہوں میں صاحبزادگان لڑ رہے ہیں۔اپنی اپنی دکان کے گاہک بڑھائے جا رہے ہیں۔امیروں کو قرب اور غریبوں کو جھڑکیاں۔سنت کا مذاق بن گیا ہے۔نئی نسل ایسے نام نہاد پیران عظام کی حرکتوں سے تنگ ہے جنکی وجہ سے اصل کی پہچان بھی مشکل ہو گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بدعقیدہ جماعتیں ایسے نوجوانوں کو جو دین کی طرف مخلصاً آنا چاہتے ہیں اور اپنی روحانی پیاس بجھانا چاہتے ہیں، ہتھیا کر اپنی طرف لے جاتے ہیں آخر انکی گمراہی کا ذمہ دار کون ہے؟ ان اصحابِ خلافت کا فرضِ منصبی کیا ہے۔اگر یہ لوگ تربیت نہیں کریں گے تو کون تربیت کرے گا۔کون دین سکھائے گا۔مسلک کو تحفظ کیسے حاصل ہو گا۔علماء کی اصلاح کون کرے گا۔مبلغ کہاں سے آئیں گے۔مولوی

Marfat.com

تو پہلے ہی نیک نام نہیں۔اب تو دہشت گرد بنا دیا گیا ہے۔اگر راہنما ہی بے راہ اور طبیب خود ہی بیمار ہو جائے تو کون راہ دکھلائے اور علاج کرے گا ؟چھوڑیں سیاست کو اگر دین کی بالا دستی ایوانوں میں نافذ نہیں کرا سکتے ۔تو اقتدار کی خواہش چھوڑ کر صاحبان اقتدار کی اصلاح کریں۔

سرکار شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ پیغام آج پھر پیران عظام کے لئے عزت اور عظمت کا باعث بن سکتا ہے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے۔پھر سے لوگ اپنی جان کے نذار نے آپ کو پیش کر سکتے ہیں کہ

''بیلیا اپنی تبلیغ نہ کریں دین کی تبلیغ کریں اللہ تعالیٰ برکت دے گا''

اس حوالے سے صوفی صاحب کی شخصیت **مشعل راہ** اور مردانِ عمل خصوصیات کی حامل ہے۔کوئی چھوٹا بڑا نہیں ۔صاحب درد کا عمل سب سے بڑا ہے۔

عطائے خلافت کے وقت مطلوبہ ومقصودہ معیار کا خیال لازم ہے وگرنہ اہل مزار بہتر ہیں ایسے دنیا دار پیر سے جو اجازت کے نام پر فریب خوردہ ہے

کرامات گرچہ بزرگی کی شرائط میں سے نہیں ۔لیکن اظہار برکت کیلئے حضرت صوفی صاحب کی وہ زندہ کرامت پیش ہے جس پر شاید ہی کسی نے کبھی غور کیا ہو۔وہ زندہ کرامت جامع مسجد قادریہ شیر ربانی اور اس کے اندر ہونے والی تبلیغی سرگرمیاں ہیں۔محترم قارئین کہنا آسان ہے لیکن کرنا بہت مشکل ہے

Marfat.com

۔بغیر چندے کے مسجد بنانا غیر معمولی بات ہے۔نہ صرف مسجد بنانا بلکہ اس کے نظام کو سنبھالنا۔یہ صرف مسجد ہی نہیں بلکہ یہ تو ایک بڑی خانقاہ بھی ہے جہاں بہت سے تشنگانِ طریقت شب و روز اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔جہاں تربیت کے تمام طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔یہ ایک درویش کامل کے توکل کی برکت ہے۔تبلیغی سرگرمیاں اگرچہ پچھلی ربع صدی سے جاری ہیں۔تاہم مسجد ایک تربیت گاہ (Training Centre) کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جو اب **"شیر ربانی اسلامک سنٹر، سمن آباد لاہور"** کے نام سے معروف ہے۔

یہ اہم اور ضروری ہے کہ ان تبلیغی سرگرمیوں کی ضرورت و اہمیت اور اسکے اثرات کو واضح کیا جائے۔کیونکہ بہت سے متوسلین، شرکاء محافل اور نمازی حضرات اسے فکر و شعور کے پیمانے پر نہیں پرکھتے۔لنگر کھاتے، گلے ملتے اور طریقت کی راہوں اور اسکی برکات کو حاصل کئے بغیر چلے جاتے ہیں۔

قارئین پر غور لازم ہے کہ آج کل محافل کے انعقاد میں جو مروجہ طریقہ چل رہا ہے۔وہ کیسا ہے اور آپ کے زیر اہتمام ہونے والی محافل کا انداز کیسا ہے اس میں کیا فرق ہے۔

یہاں محافل میں غیر شرعی طور طریقوں سے ہر صورت حتی الامکان اجتناب کیا جاتا ہے۔تلاوت قرآن حکیم اور مناسب نعت خوانی کے ساتھ سب سے اہم بات دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے آپ ﷺ کی تعلیمات

Marfat.com

،سیرت وکردار اور حضرات اولیاء اللہ کے کارہائے نمایاں کو عصر حاضر کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے عوام الناس تک پہنچانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ منتخب عنوان پر مستند علماء کرام اور ریسرچ سکالرز کو دعوت خطاب دی جاتی ہے۔ چونکہ عنوان محفل سے چند ہفتے قبل دے دیا جاتا ہے اسلئے مقرر اچھی طرح سے تیاری کر کے تشریف لاتے ہیں جس سے شرکاء اور حاضرین مجلس پُر مغز خطاب سے بھر پور استفادہ کرتے ہیں۔اصل میں دین اسلام سکھایا جارہا ہوتا ہے۔اس سٹیج پر کوئی بات بغیر دلیل کے نہیں ہوتی۔کوئی نعرے بازی نہیں ہوتی۔فاضل مقرر بھی اپنی بات پوری توجہ سے عوام تک پہنچاتے ہیں۔مقرر اچھی طرح جان لیتے ہیں کہ اس سٹیج پر بات کرنے کیلئے تیاری بہت ضروری ہے۔چاہے خطاب گھنٹہ بھر کا ہو یا تین گھنٹے کا۔

صوفی صاحب مقرر کو دعوت خطاب دینے سے پہلے اس بات کا جائزہ ضرور لیتے ہیں کہ مقرر کس معیار علم کا حامل ہے۔اس کا عمل اور کردار کیسا ہے۔پوری تسلی کے بعد خطاب کی دعوت دی جاتی ہے۔آپ نئے آنے والے مقررین کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور صلاحیت میں اضافے کیلئے انکی راہنمائی بھی کی جاتی ہے۔

اہلسنت وجماعت کے معروف علماء، محققین اور اہل دل حضرات آپکے طریقہ تبلیغ سے بہت متاثر ہوتے ہیں اور یہاں تقاریر کے مواقعوں پر اپنے تاثرات عوام کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپکی سعی جمیلہ کو خراج تحسین

Marfat.com

پیش کرتے ہیں۔ اب تو بہت سے علماء نے اس طریقہ تبلیغ کو اپنے اپنے حلقہ میں رائج کرنے کیلئے بھی اقدامات کئے ہیں۔ عنوانات پر تقاریر کا سلسلہ ملک کے طول وعرض میں پھیلتا جا رہا ہے۔ یہ آپ کے اخلاص کی نشانی ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مثبت اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اہلسنت و جماعت پر یہ بڑا احسان ہے۔ آپ ''پیر طریقت۔۔ رہبر شریعت'' کے منصب کا عملاً حق ادا کر رہے ہیں اور ایک عظیم مشن کی تکمیل کیلئے کام کر رہے ہیں۔

خانقاہوں میں تقسیم ہونے والے لنگر کی مقدار اور برکات کو تو بیان کیا جاتا ہے لیکن اہل اللہ کی تعلیمات کو جاننے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ جو فریضہ مسلمان مرد اور عورت کے ذمہ لگایا گیا ہے اسکی طرف دھیان نہیں ہے۔ لنگر کھایا، نذرانہ ادا کیا اور تربیت جو خانقاہی نظام کا مقصود تھا اس کو عملاً رائج کرنے میں ٹھوس اقدامات نہیں کئے جا رہے۔ بزرگوں کے اعراس کی محافل ہوں یا دیگر محافل زائرین اور عقیدت مندوں کو سیرت طیبہ اور بزرگان دین کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی اشد ضرورت ہے جو مادیت کی وجہ سے مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اہل علم حضرات کو سٹیج کی زینت بنایا جائے تو عقیدت کی بنا پر حاضر ہونے والے شرکاء اعراس ومحافل کو مسلک اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور مسائل دینیہ سے شافی طور پر بہرہ مند ہو سکتے ہیں اور اغیار کی تبلیغی اجتماع کے نام پر سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرنے کی سازشیں ناکام ہو سکتی ہیں۔

اب تو غیر شرعی رسومات کا سلسلہ بھی چل نکلا ہے جس سے دین کی

Marfat.com

صورت مسخ ہو رہی ہے۔ جبکہ چاروں سلاسل ہائے روحانی میں کسی میں بھی غیر شرعی کاموں کی گنجائش نہیں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔

حضرت صوفی صاحب خانقاہوں کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ انسان ساز فیکٹریاں ہیں۔ جہاں پستی اور گمراہی میں ڈوبے ہوئے بے ڈھنگ انسان کو اشرف المخلوقات کی صفات کا پھر سے حامل بنایا جاتا ہے۔ اس کے ظاہر اور باطن کو پاک کر کے شریعت محمدی کا پیکر بنانے کا کام کیا جاتا ہے۔"

کاش ان فیکٹریوں کے مالکان اپنے پورے اخلاص سے کام کریں تو کوئی بڑی بات نہیں کہ نام نہاد تبلیغی جماعتیں تبلیغ کے نام پر جو مسلمانوں کو محبوب رب العالمین ﷺ سے دور کر رہی ہیں انکی تمام سازشیں ناکام ہو جائیں اور دین اسلام کے جانثار سپاہیوں اور عاشقان اولیا اللہ کی جمعیت میں اضافہ ہو سکے۔ اگر سجادہ نشینان نام کمانے کی بجائے نفی ذات کر کے ، رضائے الٰہی کیلئے کام کریں تو انقلاب آجائے گا۔ مخلوق خدا کو شیطان اور اس کے چیلوں سے بچانا ہے تو خانقاہی نظام پھر سے صحیح معنوں میں متحرک کرنا ہوگا۔ آج کا نوجوان جو کافی حد تک مغربی کلچر کا شکار ہے۔ اسکو صاحب گنبد خضرا ﷺ کی زلفوں کا اسیر بنانے کیلئے کون کوشش کرے گا۔ اس ذمہ داری کو

Marfat.com

نبھانا لازم ہے اور یہی وہ عظیم فریضہ ہے جو اسلاف کا نام روشن کرنے والا ہے۔

راقم کو عرصہ 17 سال سے اس درویش کامل کی صحبت اور محبت حاصل ہے۔ یہ آپکی مہربانی ہے کہ ہم جیسے گنہگاروں اور بے عملوں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں ورنہ آپ سے روحانی نسبت بھی بہت بڑی سعادت ہے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہ کس قدر سعادت ہے کہ خدا تعالیٰ کے دوست کسی کو قبول فرمالیں چہ جائے کہ اس سے محبت کریں اور اپنے قرب سے سرفراز فرمائیں۔''

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۸۷)

قبلہ شفقت کا وہ بحرِ بے کنار ہیں کہ ہر آنے والے کو وہ کچھ عطا کرتے ہیں کہ ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ آپ اس سے ہی سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ آنے والے ہر سائل کی بات غور سے سنتے ہیں۔ جو بات اپنے ماں باپ سے نہیں کر سکتے وہ ان سے کر لیتے ہیں۔ آپ بات کو ایسے راز میں رکھتے ہیں کہ جیسے کسی نے بتائی نہ ہو۔ آپ خوب اچھی طرح راہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ سے ملنے والوں میں کثیر طبقہ نوجوانوں کا ہے جو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوئی مسجد میں آجائے، گھر آجائے یا سرِ راہ مل جائے یا کسی کے گھر تشریف لے جائیں۔ آپ اس کی ذہنی حالت اور طبع اور تعلیمی معیار کے مطابق بات کرتے ہیں اور

Marfat.com

تُکَلِّمُ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُولِھِمْ کے اسرار کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اور بالآخر اس نوجوان کے ذہن کو مسخر کر کے اسے شریعت محمدی ﷺ اور خالق حقیقی سے محبت کی راہوں پر گامزن کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ تو اس کام پر سال ہا سال لگ جاتے ہیں لیکن صبر اور استقلال کا یہ پیکرِ عزیمت اپنے مشن کی تکمیل میں سر منہ انحراف نہیں کرتا۔ دین سکھاتے ہیں۔ بہت سے نوجوان لڑکے جب دین کی طرف راغب ہوتے ہیں معاشرہ تو درکنار ماں باپ ہی مخالفین کی صف اوّل میں کھڑے نظر آتے ہیں لیکن صوفی صاحب ان نوجوانوں کو ماں باپ کی توقیر اور عزت کرنے کا درس دیتے ہیں اور فرماتے ہیں تم پر ماں باپ کی خدمت فرض ہے۔ ان سے ہرگز بے ادبی سے پیش نہ آنا۔ بس اللہ تعالیٰ سے استقامت طلب کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خود ڈال دے گا۔ آپ کے اخلاق کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس ایک نوجوان کی اس مثبت تربیت کی وجہ سے خاندان کا خاندان آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ ہر نوجوان کے مسائل سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور انکی حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔

یہاں پیرو مرشد کا ایک فرمان رقم کرنا ضروری ہے جس سے ان کی دور بینی اور فہم وحکمت کا اندازہ ہو سکے گا۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ حضور بعض لوگ (مریدین) تو سالہا سال آپ سے ملنے بھی نہیں آتے لیکن آپ پھر بھی انہیں یاد رکھتے ہیں حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی طرف توجہ سے محروم ہو۔ آپ نے اس موقع پر ایک مثال سے ساری بات سمجھا دی:

Marfat.com

''برخوردار جب تک درخت کی جڑیں زمین میں رہیں اس
درخت کے ہرے بھرے ہونے کی امید ہوتی ہے اور اگر
جڑ سے کٹ جائے تو ہرا بھرا درخت بھی سوکھ جاتا
ہے اور بے پھل ہو جاتا ہے۔ یہ بیعت کا تعلق اتنا کمزور
نہیں ہوتا کہ اتنی سی بات سے ٹوٹ جائے۔ یہ بہت مضبوط
رشتہ ہے اور کبھی نہ کبھی بھٹکا ہوا مرید پھر سے اپنے
مرشد کے سائے میں آجاتا ہے اور سوکھا ہوا پیڑ دوبارہ ہرا
بھرا ہو جاتا ہے اگر پیر (مرشد کامل) ہی تعلق توڑ دے تو
اس (مرید) کے ہرے بھرے ہونے کی امید ہی ختم
ہو جائے گی''

آپ کے اس ارشاد کے بعد فقیر کے اندر بھی مخلوق خدا کے ساتھ محبت کا جذبہ اور بڑھ گیا اور دل چاہتا ہے کہ سب لوگ اللہ والوں کے ہمیشہ قرب میں رہیں اور ان کے فیوض و برکات سے اپنی دنیا و آخرت سنواریں۔

پیچھے محافل میلاد کے انعقاد کا ذکر گزرا۔ تو یہ نوجوانوں کی تربیت کیلئے ہی ہے۔ جیسے بہت سے گاؤں کے وڈیرے / چوہدری یہ نہیں چاہتے کہ ان کے مزارع یا مزارعوں کی اولاد پڑھ لکھ جائے تاکہ جو زیادتیاں ان سے ہوتی ہیں ان کو معلوم نہ ہو جائیں اور یہ سر نہ اٹھائیں اور ہماری چوہدراہٹ کو نقصان نہ پہنچائیں اس طرح بہت سے غیر ذمہ دار پیر حضرات یہ نہیں چاہتے کہ مریدوں کو کہیں دین اور شریعت کی آگاہی ہو اور وہ غیر شرعی معاملات جان

Marfat.com

جائیں یا اس پر تنقید کریں۔ اکثریت ان خرافات و بدعات کی مذمت نہ کر کے ان کو چھپانے کیلئے ایسے پروگراموں کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے اور تعویذات اور عملیات کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو آج کے دور میں کمائی کا بہترین ذریعہ بن چکا ہے۔ یہ جیبوں کا مسئلہ نہیں، دین کا مسئلہ ہے۔ ذات کی تبلیغ چھوڑیں دین کی تبلیغ کریں۔ یہی اسلاف کی تبلیغ کی بنیاد ہے اور اسی ہی میں برکتیں ہیں۔

قبلہ اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ ادا کرتے ہوئے بڑی دلیرانہ کاوشیں کر رہے ہیں۔ تقریر ہو یا تحریر، جلوت ہو یا خلوت، کوئی لحاظ نہیں بس اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا دین مقدم ہے۔ نذرانے وصول کرنا نہ آپکی عادت ہے اور نہ خوشامد اور چاپلوسی پسند ہے۔

فرماتے ہیں

"کوڑے کا ڈھیر اکٹھا کرنے کی بجائے سونے کا ٹکرا بہتر ہے۔"

ماہانہ محفل میلاد کیلئے دعوت کا طریق کار

ماہانہ محفل میلاد کیلئے دعوت نامے تیار کئے جاتے ہیں۔ جس پر پروگرام کے متعلق ضروری معلومات تحریر کی جاتی ہیں کیونکہ ہر ماہ ان محافل میں مقرر اور عنوان مختلف ہوتا ہے اور اوقات کار بھی بدلتے رہتے ہیں۔ دعوت نامے انتہائی باریک بینی سے چیک کئے جاتے ہیں۔ باقاعدہ پروگرام کی تفصیلات دی جاتی ہیں جو شاید کم ہی محافل میلاد کے دعوت ناموں میں شائع

Marfat.com

کی جاتی ہیں۔

دعوت نامے چھپوانے کے بعد تقسیم کا مرحلہ آتا ہے ایک دو مہینے کا معاملہ ہوتو مان لیا جاتا ہے کہ فلاں حضرت صاحب نے دعوت نامے خود تقسیم کیے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبلہ صوفی صاحب کو کمال بردباری اور ہمت عطا کی ہے کہ آج جب کہ **210** ماہ گزر چکے ہیں۔ ا ہر ماہ گھر گھر جا کر لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ صحت، جان، مال اولاد اور گھر کے معاملات غرض ہر چیز کو اس عظیم مشن میں آڑے نہیں آنے دیتے۔ اس لگن میں وارفتہ حضرات کی طرح کام کرتے ہیں۔ بعض دفعہ تو پون پون گھنٹہ لوگوں کے گھروں کے باہر انتظار فرماتے ہیں کہ شاید کوئی باہر آجائے اور اسے محفل میلاد کی دعوت دے دوں۔ عزت نفس کو حائل نہیں ہونے دیتے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ لوگوں کو دلدل سے نکالنے کی سعی کر رہے ہیں۔ کیوں کہ آپ کے دل میں اس بات کا درد ہے کہ امت محمدی راہ حق سے کسی طور

ا۔ ☆ ''۲۱۰ ویں ماہانہ محفل میلاد'' کے دعوت نامے کا عکس صفحہ ۷۰۔ ۷۱ پر ملاحظہ فرمائیں

☆ ماہانہ محفل میلاد کی فہرست بالترتیب شیر ربانی پبلکیشنز کی زیر اشاعت ''جامع مسجد ایک تنظیم ایک ادارہ''، ''ارمغان امام ربانی'' اور ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کا پس منظر اور پیش منظر'' میں 196 ویں ماہانہ محفل میلاد تک کے پروگراموں کی مفصل فہرست دی گئی ہے۔ 197 ویں ماہانہ محفل میلاد تا210 ویں ماہانہ محفل میلاد کی فہرست صفحہ ۷۲۔ ۷۳ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

نہ بھٹکے۔ ہوسکتا ہے وہ محفل میں آجائے اور دین کی کوئی بات سن کر صراط مستقیم پر چلنے لگے اور اسکی آخرت سنور جائے۔ اس کے علاوہ ہینڈ بل بھی شائع ہوتے ہیں جو جمعۃ المبارک کے موقع پر مختلف مساجد میں تقسیم کئے جاتے ہیں اشتہار اور بینرز بھی آویزاں کئے جاتے ہے۔ اعلانات اسکے علاوہ مستزاد ہوتے ہیں اخبارات میں اشتہارات اور خبر کے ذریعے بھی لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔[۲] متوسلین اور دیگر احباب سے ٹیلی فون کے ذریعہ سے بھی رابطے کئے جاتے ہیں اور انہیں محافل میں آنے کیلئے کہا جاتا ہے۔ بس کہتے جاتے ہیں کہ آؤ میاں آؤ اپنی آخرت سنوار لو۔ دین کی بات سن لو۔ اب یہ عنوان رکھا ہے فلاں عالم دین کو دعوت خطاب دیا ہے۔ لوگوں کو بھی کہو۔ حضور ﷺ کا میلاد ہے سب آؤ۔

آپ نے دور جدید کے تقاضوں کو ہمیشہ مدنظر رکھا ہے۔ ان محافل کی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ کی جاتی ہے انکی سی ڈیز تیار کر کے ان لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا جاتا ہے جو ان محافل میں شرکت سے قاصر ہیں۔ بعض تقاریر کو چھپوا کر بھی شائع کیا جاتا ہے۔

خواتین کی شمولیت کیلئے مسجد میں باپردہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور انکی سہولت کیلئے کیمرہ کے ذریعہ سے پروگرام براہ راست ٹی وی پر دکھایا جاتا ہے۔ قبلہ صوفی صاحب نے ہر لحاظ سے کوشش کی ہے کہ محفل میلاد میں

۲۔ "پریس ریلیز اور اعلانات کے اخباری تراشے کا عکس" صفحہ ۶۲ تا ۶۷ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

آنے والے مہمانوں کو سہولیات میسر ہوں اور اب جب یہ لوگ آ ہی گئے ہیں تو انکا وقت ضائع نہ کیا جائے انہیں دین کی بات بتائی جائے انکا عقیدہ اور عمل درست سمت میں رکھا جائے۔ تقریر اور ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کے بعد آپ خود ختم مجدّدیہ اور ختم معصومیہ پر مشتمل محفل ذکر مع سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کا شجرہ طیبہ پڑھتے ہیں جس میں کامل دعائیں بوسیلہ جملہ بزرگان دین مانگی جاتی ہیں اور آخر میں باقائدہ دعا کی جاتی ہے جس میں مرحومین، حاضرین مجلس اور بالخصوص مسلمانان عالم اور ملک پاکستان کیلئے خصوصی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ پھر آنے والے معزز مہمانوں میں لنگر تقسیم ہوتا ہے

صوفی صاحب فرماتے ہیں:

''یہ حضور ﷺ کے مہمان ہیں ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں آپ ﷺ کے مہمانوں کی خدمت کا موقع مل جاتا ہے۔''

خود اپنے ہاتھوں سے لنگر تقسیم فرماتے ہیں۔ مہمانوں کو خود پوچھتے ہیں۔ کبھی لنگر میں کمی نہیں آئی۔ یہ برکت ہے اللہ والوں کے ہاتھ کی۔ چاہے کتنے بھی مہمان آجائیں کبھی چہرے پر پریشانی کے آثار نہیں دیکھے۔

فرماتے ہیں۔

''جن کے مہمان ہیں وہی جانیں ہمارا کام تو خدمت کرنا ہے''

لنگر تقسیم کرنے والے احباب کو فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''نیت صحیح ہونی چاہئے کمی کسی چیز کی نہیں ہوتی۔''

خود لنگر اس وقت تناول فرماتے ہیں جب سب لوگ لنگر کھا لیتے ہیں حتّٰی کہ تقسیم کرنے والے بھی فارغ ہو جاتے ہیں۔ کبھی تو کھائے بغیر گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ تو کھلا کر خوش ہوتے ہیں۔

حضرت صوفی صاحب کس کیلئے اس قدر محنت کر رہے ہیں کیوں کر رہے ہیں۔ اتنا خرچ کیوں کیا جا رہا ہے۔ اتنا وقت کیوں صرف کر رہے ہیں۔ تو یہ سب کچھ ملت اسلامیہ کی بھلائی اور بہتری کیلئے ہے اور ایسے عظیم مشن میں تعاون خوش بختی اور نعمت غیر مترقبہ ہے

محفل ذکر اور درس قرآن

صوفی صاحب کی زیر نگرانی عرصہ تقریباً ۲۰ سال سے ہفتہ وار محفل ذکر بھی جاری ہے اسکا باقاعدہ آغاز آپ کی رہائش گاہ واقع مکان نمبر ۷ مجدد الف ثانی سٹریٹ امین پارک نزد پنج پیر دربار نیا مزنگ سمن آباد لاہور سے ہوا جو حاضرین کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد لاہور میں منتقل کر دی گئی اور جو الحمد للہ آج تک بلا وقفہ جاری و ساری ہے۔

یہ محفل ذکر انوار کی برسات ہے۔ ذکر کرنے کے ویسے تو بہت سے فوائد اور ثمرات ہیں لیکن اگر کامل لذت اور تسکین حاصل کرنی ہو تو قبلہ کی صحبت میں اس کی کیفیت ہی اور ہے۔ سوز و گداز اور درد دل کے حوالے سے یہ محفل دلوں میں انقلاب اور معاصی سے اجتناب اور روحانیت سے انتساب

Marfat.com

کی دولت سے بہرہ مند کرتی ہے۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

مردان حق کی ہم نشینی حاصل ہونے سے بدبختی سے نجات ملتی ہے اور وصال حق کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

جیسا کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا:

یہ (بزرگ) لوگ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں اور یہ حق تعالیٰ کا ذکر کرنے والی وہ مبارک قوم ہے جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہے (مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل، مکتوب ۴۷)

مزید فرمایا

''حضرت حق سبحانہ، وتعالیٰ اس گروہ اولیاء کی محبت پر استقامت نصیب فرمائے اور قیامت میں ان کے ساتھ حشر فرمائے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں اور ان سے انس رکھنے والا محروم نہیں اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے میں نامرادی نہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں انکو دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے۔ جس نے ان کو پہچان لیا خدا کو پالیا انکی نظر دواء اور ان کا کلام شفاء ہے اور انکی صحبت ضیاء اور رونق بخشتی ہے جس نے انکے ظاہر کو ہی دیکھا وہ خائب وخاسر ہوگیا اور جس نے انکے باطن کو دیکھا وہ نجات اور فلاح پاگیا کسی بزرگ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے'' اے

Marfat.com

اللہ تو نے اپنے دوستوں کو کیا کر دیا ہے کہ جس نے انکو پہچانا
اس نے تجھے پہچانا اور جب تجھے نہ پہچان سکا انکو بھی نہ
پہچان سکا یعنی انکی شناخت اور تیری شناخت ایک دوسرے
سے جدا نہیں ہو سکتی''۔ (مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۲)

خاصان خدا خدا نہ باشند
ولیکن از خدا جدا نہ باشند

یہ محفل ذکر مختصر وقت میں بے بہا ثواب کا باعث بنتی ہے۔ اور نمود ونمائش اور غیر شرعی امور سے مبراء ہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ اسکی مخصوص تعداد کو دس بندوں کے حساب سے مکمل کیا جاتا ہے۔ صوفی صاحب اونچی آواز میں پڑھتے ہیں اور باقی لوگ آہستہ آہستہ منہ میں پڑھتے ہیں اس طرح آپ کی آواز کی لذت بھی دل میں اثر کرتی ہے۔ اصل میں آپ اپنے اوراد و وظائف تو خلوت میں پڑھتے ہیں لیکن لوگوں کی تربیت کے لئے اپنے اسلاف یعنی حضرات نقشبند کے طریقے کو راسخ کر رہے ہیں۔ اور طمانیت قلب سے محروم اس سے سکون کی دولت پاتے ہیں اور زندگی میں انقلاب کا راہ کھلتا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں جب پہلی مرتبہ مسجد میں حاضر ہوا تو محفل ذکر جاری تھی۔ جو دوست احباب یہاں لائے تھے وہ نہ جانے کہاں ہیں لیکن مجھ پر اس محفل کا اتنا اثر ہوا کہ بس یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ صوفی صاحب کے چہرے اور آواز کے سوز نے روح اور قلب پر اس قدر اثر دکھایا کہ گھر جا کر بھی چین نہ آیا۔ دل نے گواہی دی کہ آپ سچے اور باعمل شیخ ہیں۔ آپ نے کبھی

Marfat.com

محفل ذکر ترک نہیں کی سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔ کئی مرتبہ تو صحت اس قدر خراب رہی کہ زمین پر بیٹھنا محال تھا لیکن آپ نے اس حالت میں بھی رخصت اختیار نہ کی۔ گھر کے ضروری معاملات بھی اس محفل میں غیر حاضری کا باعث نہ بن سکے۔

بالالتزام جس طرح ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ پر مشتمل محفل ذکر ہوتی ہے اسی طرح تبلیغ کتاب وسنت سے روحانی تربیت کے لئے محفل ذکر کے ساتھ ہی درس قرآن کا ٹھوس اور مربوط اہتمام ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں اہلسنت و جماعت بالخصوص متوسلین کی علمی بالیدگی کیلئے مستند عالم دین جن میں پہلے تو بین الاقوامی شہرت کے حامل جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور عرصہ دراز تک درس قرآن حکیم دیتے رہے ہیں۔ اُن کے بیرون ملک تشریف لے جانے کے بعد یہ فرائض اب تک ممتاز عالم دین ومفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ صوفی صاحب کا کرم ہے جید علماء کو متعارف کروا کر ان کے علم وفضل کو اہل اسلام تک پہنچانے کا بہترین انتظام فرمایا ہے۔

محفل ذکر اور درس قرآن حکیم کے بعد حاضرین مجلس میں بہترین ناشتہ بطور لنگر پیش کیا جاتا ہے۔ اہل اللہ اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ کوئی

Marfat.com

آئے اور شکم سیر ہو کر جائے۔لنگر کی تقسیم بھی تربیت کا ایک اچھوتا انداز ہے
۔اوّل شخص سے لیکر آخر تک لنگر رکھنے کے بعد پھر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی
آواز کے ساتھ آغاز ہوتا ہے۔لنگر کھانے والے اور لنگر تقسیم کرنے والے تمام
تربیت کے مراحل سے گزر رہے ہوتے ہیں۔آپکے تربیت یافتہ خادمین کے
اندازِ خدمت کو دیکھ کر شرکاء حیران ہوتے ہیں۔انکی ایسی تربیت ہو چکی ہے کہ
بڑی سے بڑی جمعیت بھی منظم طریقے سے کنٹرول ہو جاتی ہے۔کوئی بدنظمی
نہیں ہوتی شروع سے آخر تک تربیت ہی تربیت ہے۔لنگر میں نہ کبھی کمی ہوئی
ہے اور نہ کبھی بدنظمی ہوئی خواہ حاضرین بکثرت ہوں یا مناسب۔لنگر تقسیم
کرنے والے سب سے آخر میں کھاتے ہیں اور برکت کیلئے تبرک ساتھ بھی
لے جاتے ہیں

صوفی صاحب فرماتے ہیں:

''ساڈا کی کھاندے نے اپنی قسمت کھاندے نے۔اسی
کون آن کھوان والے۔جدی مخلوق اے اوہ ہی پورا کردا
اے۔''

محفل برخاست ہونے کے بعد کچھ لوگ آپ کے گرد جمع رہتے ہیں
یہ وہ تربیت ہے جسکو ہم کبھی سنجیدگی سے نہیں محسوس کرتے۔محفل ذکر اور درس
قرآن کی برکات، سے مالا مال ہونے کے بعد، جس کے اثرات ابھی قلب و
روح پر ہوتے ہیں تو تصوف کی باتیں خوب سمجھ آتی ہیں۔اب قرب کا وقت
ہوتا ہے۔کچھ گہرائی کی باتیں ہوتی ہیں انداز انتہائی دل نشین، لہجہ انتہائی

Marfat.com

دھیما۔توجہ نہ ہوتو صحبت میں بیٹھا ہوا حکمت کے موتی چننے سے قاصر رہتا ہے ۔عمل کرنے کو دل کرتا ہے۔ایسی ایک لمحے کی صحبت انسان کو راہ ہدایت پر لگا دیتی ہے۔مرشد اپنی واردات کرتا ہے اور طالب اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔قرب کے ان لمحات میں آپکی نظر کیمیاء سے بہت سے طالبوں کو عرفان کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

آپ کبھی کبھار مزاح بھی فرماتے ہیں جسمیں بھی تربیت ہوتی ہے۔لوگوں کے مسائل سنتے ہیں اور انکے لئے دعائیں فرماتے ہیں کسی کو سختی سے اور کسی کو نرمی سے۔جیسا مریض ہو اسکے مرض کے مطابق علاج فرماتے ہیں۔

دینی کام کرنے کی برکات اور اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دین حاصل ہو جائے تو دنیا (جھونگے) مفت میں مل جاتی ہے''

جب کسی بات کو ناپسند فرماتے ہیں تو آپکا چہرہ اسکی خوب عکاسی کرتا ہے مگر یہ ناراضگی دین کی خاطر ہے۔دین کی خلاف ورزی برداشت نہیں کر سکتے۔یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔کیوں نہ ہو آپ کی روحانی رگوں میں صدیقی فیضان اور فاروقی ومجددی عرفان کی روانی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''اسباب کی طرف نظر رکھنے کی بجائے مسبب الاسباب کی

Marfat.com

طرف دھیان کرو"

کچھ لوگوں کا تقاضا ہے کہ ادھر پیر صاحب دعا کریں اور انکا کام بن جائے۔ کیسے بن جائے جو وہ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر سود چھوڑنے کا کہتے ہیں۔ نماز پڑھنے کا کہتے ہیں۔ اللہ کا ذکر کرنے کا کہتے ہیں۔ غریبوں اور یتیموں کا حق غصب کرنے سے روکتے ہیں تو عمل نہیں کرتے پھر کیسے دعا قبول ہو۔ اطاعت کرو گے تو دعائیں ضرور اثر دکھائیں گی۔ دعا میں کمی نہیں ہوتی عمل آڑے آجاتے ہیں۔

آپ اکثر یہ حدیث مبارک (مفہوم) بیان فرماتے ہیں:

"بے نمازی اور حرام روزی کھانے والوں کے حق میں
اللہ والوں کی دعائیں اثر نہیں کرتیں"

اور اللہ والوں کے ممتحن بن کر آنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اللہ والوں کو آزمانے والے خود آزمائش میں پڑ جاتے ہیں"

دنیا کی بہتری کیساتھ آخرت کی بہتری کیلئے دعا کروایا کریں۔ دنیا کے معاملے تو گزر ہی جائیں گے۔ آخرت کا معاملہ سیدھا ہونا چاہئے۔ یہ اصحاب قدسی تو قبر میں بھی راہنمائی فرمائیں گے اور حشر کی ہولنا کیوں میں بھی تسکین کا باعث بنیں گے۔ ان سے تعارف بڑھائیں۔ انکی صحبت میں سب کچھ ہے۔

بہت سے متوسلین اور احباب نے محفل ذکر کا سلسلہ اپنے گھروں

Marfat.com

میں بھی شروع کیا ہوا ہے۔آپ بلا تخصیص امیر و غریب ان محافل میں تشریف لے جاتے ہیں۔(تحدیث نعمت کیلئے) خاکسار کے گھر میں بھی گزشتہ 46 ماہ سے (ہر انگریزی ماہ کی دوسری اتوار کو) محفل میلاد منعقد ہو رہی ہے۔جس میں سب سے پہلے محفل ذکر ہوتی ہے اور قبلہ محفل ذکر کے بعد مختلف موضوعات کے حوالے سے حاضرین مجلس کو دینی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک وعظ و نصیحت فرماتے ہیں، اسی طرح گوجرانوالہ اور دیگر شہروں میں بھی ماہانہ محفل میلاد ہو رہی ہیں۔

کچھ احباب دنیاوی مال و اسباب میں اضافے کو اسکے اثرات سے تعبیر فرماتے ہیں۔جب انہیں مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے تو غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔افسوس کتنی بڑی محرومی ہے۔گھر میں اللہ والے آجائیں تو خوش قسمتی ہے۔گھر میں برکتیں ہو جاتیں ہیں اور بہت سی پریشانیوں کا تدارک ہو جاتا ہے اور آفات ٹل جاتی ہیں۔ظاہر نہیں بلکہ حقیقت کو سمجھنا لازمی ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
گر ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

رزق میں وسعت آتی ہے۔ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ گھر سے لنگر جاری ہو جاتا ہے۔اللہ والے تو قولو قولاً سدیدا کے مصداق ہیں اور اسکی گہرائیوں سے آشنا ہیں۔انہوں نے لوگوں کو حق بتانا ہے کیونکہ یہ انکے منصب کا تقاضا ہے۔ویسے بھی کامل پیر تو عیب بتا کر احسان فرماتا ہے۔اگر طالب

Marfat.com

دل صاف کر کے آئے تو اصلاح ہی اصلاح ہے۔محبت کے دریا بہتے ہیں۔ اُمت محمدی کی بہتری کا اتنا درد ہے کہ بستر علالت پر بھی رابطہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔قبلہ صوفی صاحب نہ کسی کے گھر کی لمبائی چوڑائی سے متأثر ہوتے ہیں نہ کسی کی کاروباری وسعت ان پر اثر انداز ہوتی ہے۔امیر

ہو یا غریب سب سے اللہ کی رضا کیلئے پیار کرتے ہیں۔ بہت سے کھوجی ہیں کہ صوفی صاحب کے امراء سے روابط کہیں کسی مفاد کیلئے تو نہیں تو یہ نفس کا فریب ہے جو وسوسوں میں ڈالتا ہے۔اہل اللہ کے ملفوظات گوش ہوش سے سننا لازم ہے اور جاننا لازم ہے کہ درویشی ڈگریوں اور تعلیمی سندوں پر مبنی نہیں بلکہ وہ ''علم لدنی'' کی نعمت سے مالا مال ہے۔

بیعت کے بعد فوری نتائج کے حصول کی توقع کی بجائے یک در گیر محکم گیر کے فارمولے پر عمل لازم ہے۔کتا اپنے مالک کا در چھوڑ کر جب جگہ جگہ جاتا ہے تو رسوائی اور بدنصیبی مقدر بن جاتی ہے۔اگر کہیں سے فیض آئے تو اسے بھی اپنے پیر کا فیض سمجھیں۔اب ہر نعمت آپ کو اپنے مرشد کے ذریعہ اور برکت سے حاصل ہوگی۔دل کو پیر کے قدموں میں رکھیں۔سارے معاملے سیدھے ہو جائیں گے۔بدل جائے گا سب کچھ جو گھاٹے کی طرف لے جاتا ہے۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

Marfat.com

لیکن شرط اول

پہلے صاف کرتوں ایہہ ویہڑا دل دا
فیر ویکھ آپ ماہی گھر ملدا

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی کی تعمیر اور انتظامی امور

یہ بات پورے ملک میں مشہور ہو چکی ہے جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور کی تعمیر بغیر چندے، اعلانات ،جھولیوں کے ہوئی ہے۔صوفی صاحب کا نقطہ نظر ہے کہ اللہ کے گھر کی تعمیر کیلئے متوکلانہ طریقہ اختیار کیا جائے۔آپ فرماتے ہیں:

''ہم اپنے بزرگوں (اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ) کا طریقہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ اسی میں عزت ہے اور برکت ہے''

بہت سے لوگوں نے آپ کو خطیر رقوم کی پیش کش کی لیکن آپ نے واضح کیا کہ اس کے عوض آپ کا سپیکر میں اعلان نہ ہوگا۔کیونکہ اسطرح آپکی نیکی ضائع ہو جائے گی اور آپ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔کچھ فتنہ پرور حضرات نے آپ کو آزمانے کی کوشش کی کہ شاید صوفی صاحب لالچ میں آکر بڑی رقوم ان سے وصول کرلیں گے اور بعد میں وہ حضرات اپنی مرضی سے مسجد کے معاملات میں مداخلت کر کے تبلیغی سرگرمیوں کو نقصان پہنچائیں۔آپ نے وہ رقوم یہ کہہ کر واپس کر دیں کہ آپکی رقوم سے فتنے کی بو آتی ہے یہ مسجد پر لگنے

Marfat.com

کے قابل نہیں۔ الغرض آپ نے تعمیر کے مشکل سے مشکل مرحلے میں توکل علی اللہ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور اپنے پیر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

مال و اسباب کی طرف دیکھنا دنیا داری ہے۔ مسبب الاسباب کی طرف دیکھنا ہی درست راستہ ہے۔

آپ نے سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد سارا وقت مسجد اور اسکے انتظامی امور کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''پہلے ہم تنخواہ لیتے تھے اب ہم تنخواہیں دیتے ہیں۔ یہ اللہ کے گھر میں کام کرنے کی برکت ہے''

آپ مسجد کے امور کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ گھر بار، اولاد سب معاملات بعد میں اور اللہ کے گھر کا معاملہ سب سے پہلے۔ عام آدمی کو مسجد نظر آتی ہے لیکن صوفی صاحب فرماتے ہیں:

''اس مسجد پر بزرگوں کی خاص نگاہ ہے۔ سب سے بڑی بات حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نظر کرم ہے''

بہت سے لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کا ریٹائرمنٹ کے بعد گزارہ کیسے ہو رہا ہے۔ آپ یہ فرماتے ہیں:

''کہ ہمیں اللہ کے گھر میں نوکری مل گئی ہے۔ چوہدری اپنے مزارع کی خدمت کو نہیں بھولتا اور مشکل وقت میں اسکے کام آتا ہے۔ ہم تو اللہ کے گھر کے نوکر ہیں۔ وہ اپنی

Marfat.com

شان کے مطابق عطا کرتا ہے۔"

آپ فرماتے ہیں:

"بندہ اپنا رازق خود بننا چاہتا ہے۔ اسباب کی طرف دھیان رکھتا ہے۔ لیکن مسبب الاسباب کیطرف توجہ نہیں کرتا۔"

حضرت صوفی صاحب قبلہ اپنے شیخ کے حکم کی بجا آوری میں عرصہ تقریباً ۲۸ سال سے جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

کہ میں نے کبھی اپنے شیخ کو "نہیں" نہیں کہا۔ صرف ایک مرتبہ جمعۃ المبارک پڑھانے سے معذرت کی تو فرمایا "یہ کام تو آپکو کرنا ہی پڑے گا" اسکے بعد آج تک جمعہ پڑھانے میں کوتاہی نہیں کی"

ابتدا وسن پورہ جامع مسجد شیر ربانی سے ہوئی اور وہاں ۱۶ سال گزارے۔ اور اب یہ سلسلہ پچھلے ۱۲ سال سے جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور میں جاری ہے۔ درمیان کا تقریباً چار سال (۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۴ء) کا عرصہ تو آپ کو دوہری ذمہ داری نبھانا پڑی یعنی جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد لاہور میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد جامع مسجد شیر ربانی وسن پورہ میں جا کر جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں ہم اپنے بزرگوں کے طریقے کے مطابق جمعہ تسلی سے پڑھتے ہیں۔ تقریر کا دورانیہ تقریباً 1:15 گھنٹہ ہوتا ہے۔ آپ جمعۃ المبارک کو بڑی تیاری سے سنت کے مطابق مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ لباس سادہ مگر بارعب ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

Marfat.com

''مسجد کے امام وخطیب کا لباس بارُعب ہونا چاہئے۔تا کہ اللہ کے دین کی سربلندی واضح ہو۔''

آپ کھڑے ہوکر خطاب فرماتے ہیں۔استفسار پر فرمایا کہ جب مجھے میرے شیخ نے جمعۃ المبارک پڑھانے کا حکم فرمایا تو پہلا جمعہ میں نے اپنے شیخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی موجودگی میں پڑھایا۔آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں ادب کے منافی سمجھتا ہوں کہ میرے مرشد نیچے بیٹھے ہوں اور میں منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاؤں۔

آج بھی صوفی صاحب کھڑے ہوکر جمعۃ المبارک کا خطاب فرماتے ہیں۔آپ کا بیان کیا وعظ ونصیحت کا سلسلہ ہے۔حکمت کے موتی تقسیم ہوتے ہیں۔آپ سب سے پہلے ہاتھ اٹھا کر

رب الشرح لی صدری یسرلی---------

کی دعاء سے آغاز فرماتے ہیں۔حمد وثناء اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کے بعد مناسبت کے حوالے سے قرآنی آیت کی تلاوت فرماتے ہیں بس اس آیت کی تشریح ہوتی ہے۔اللہ کا ولی کلام کرتا ہے تو ظاہری اور باطنی علوم کا اظہار ہوتا ہے اور کلام الٰہی کے اسرار اپنے انداز میں بیان فرماتا ہے۔آپ کا خطاب عقائد حقہ اہلسنت وجماعت،نصیحت وحکمت اور دعوت عمل کا مرقع ہوتا ہے۔حاضرین میں ہر فرد آپ کے خطاب کی سماعت میں ایسے مگن ہو جاتا ہے جیسے بات اسی سے ہو رہی ہے۔سامع جانتا ہے کہ حضرت صاحب جو بات فرما رہے ہیں وہ سچ ہے۔اور مجھ میں یہی

Marfat.com

خرابیاں ہیں۔ اللہ والے سادہ مگر دل نشین کلام فرماتے ہیں۔ جوں جوں آپ کے خطاب کا وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ کلام بلیغ ہوتا جاتا ہے۔ وعظ ونصیحت میں سوز وگداز بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دل میں چھپا ہوا حضور علیہ الصلوہ والسلام کی امت کی بہتری کا درد ظاہر ہونے لگتا ہے۔ سینہ جیسے پھٹ جائے گا۔ اپنی بساط اور ہمت کے مطابق سمجھاتے ہیں اور جھنجوڑتے ہیں شاید کسی کا دل اثر پذیر ہو اور راہِ خدا کا مسافر بن جائے۔

خطاب کے اختتام پر کبیرہ گناہوں کے مضمرات اور ان سے نجات کا ضرور تذکرہ فرماتے ہیں اور چنگاری لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاید کسی کا اندر بھڑک اٹھے اور نام کا امتی کام کا امتی بن جائے۔

آپ جمعۃ المبارک کی ادائیگی میں جلد بازی نہیں کرتے بلکہ اطمینان سے پڑھتے ہیں۔ ویسے بھی آپ کوئی کام عجلت سے کرنے کے قائل نہیں اور نہ ہی کاروائی ڈالتے ہیں۔ اخلاص ہی اخلاص ہے۔

آپ جب دعا فرماتے ہیں تو یہ دعا ضرور فرماتے ہیں کہ "اے اللہ! ہمارے ظاہر اور باطن کو ایک فرما" غور طلب دعا ہے اگر معلوم ہو جائے تو عرفان کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ نیکی لذت دیتی ہے۔ جہنم کے سب سے نچلے گھڑے میں منافقین ہونگے۔ دعا کی گہرائی میں جانے سے معلوم ہوگا کہ آپ حاضرین کو جہنم کے بدترین عذاب سے بچانا چاہتے ہیں۔ لوگ نیکی بھی کریں لیکن دکھلاوے کی تو کیا فائدہ۔

درود وسلام پیش کرتے وقت آپ معیار کلام کے ساتھ خلوص اور

Marfat.com

محبت کو بہت ترجیح دیتے ہیں۔ اگر سلام پڑھنے والا خوش الحان ہو بھی تو متأثر نہیں ہوتے بلکہ فرماتے ہیں

''محبت سے پڑھو اور سلام پیش کرو''

جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد پھر حلقہ لگتا ہے۔ پھر دین کی باتیں شروع ہوتی ہیں۔ صوفی صاحب قبلہ اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ لوگ جو دور سے نماز جمعۃ المبارک ادا کرنے کیلئے آتے ہیں ان کی خاطر مدارت کی جائے۔ لوگوں کا حال احوال پوچھتے ہیں۔ جو کوئی دعا کیلئے عرض کرے اسکے لئے دعا فرما دیتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کو بالخصوص بہت سے وہ غیر مسلم بھی آتے ہیں جو آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ آپ کے معاملات اور طریقہ تبلیغ سے عیسائی علماء (پادری) بھی حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں اور ایسا ہوتا رہتا ہے۔

آپ کا دولت کدہ بھی شروع دن سے مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ صبح سے رات گئے تک وقفوں وقفوں سے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنی پریشانیوں اور دنیاوی معاملات کے سلجھاؤ کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اس موقع پر بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے میں گریز نہیں کرتے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ساری مصیبتوں اور پریشانیوں کی وجہ دین سے دوری

Marfat.com

ہے۔آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کسی ''جادوگر'' کے پاس جانے سے بہتر ہے کہ ان کی تکلیف کا مداوا یہیں سے ہو جائے آپ اسلاف کے عطا کردہ خزانوں سے سائل کیلئے مرض کے مطابق دعا، تعویذ، دم، پڑھا ہوا پانی یا قرآن حکیم کی آیات مبارکہ پڑھنے کے لئے عطا فرماتے ہیں جس سے (بفضلہٖ تعالیٰ) مرض سے نجات ملتی ہے اور مشکلات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔میرے مشاہدے کی بات ہے کہ بہت سے لوگ جو یہاں آتے ہیں اپنی مرادیں پا کر جاتے ہیں۔ جو محروم رہ جاتے ہیں وہ انکے کچے اور کمزور یقین اور عقیدہ کی وجہ ہے۔ورنہ درویشوں کے آستانوں سے جھولیاں خالی نہیں جاتیں۔

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو آپکی زیارت کیلئے حاضر ہوتے ہیں انہیں دنیاوی باتوں کی بجائے بزرگان دین کے کارناموں سے آگاہ فرماتے ہیں اور ان سے تعلق کے ثمرات پر روشنی ڈالتے ہیں۔اور کچھ جو دین سیکھنے کیلئے یا آپکی صحبت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں انہیں تصوف کے رموز سے آگاہ فرماتے ہیں اور دین کا کام کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔یہاں کوئی یہ بات نہ سمجھ لے کہ حضرت صاحب یہ کہتے ہونگے کہ ذریعہ معاش چھوڑ کر دین کا کام کرو۔آپ فرماتے ہیں کہ:

''روٹی ہاتھ سے کما کر کھانا دین کا حصہ ہے اور یہی سنت نبوی ﷺ ہے''

فرماتے ہیں:

Marfat.com

لوگوں سے بھیک مانگ کر تبلیغ کا کام نہیں ہوسکتا۔ تبلیغ کا کام وہی کرسکتا ہے جو رزق کے معاملے میں خود کفیل ہو"

مزید فرماتے ہیں:

"ذریعہ معاش ضرور ہونا چاہئے لیکن فکر معاش اور رزق کی تلاش اس قدر اندھا دھند نہ ہو کہ "رزّاق" کی فکر نہ رہے۔ رزق کی تلاش میں فرض نمازیں قربان کی جارہی ہوں کیا فائدہ۔ باقی فرائض دینیہ کی طرف توجہ نہ ہو۔ بس ہر وقت فکر ہو تو صرف روٹی کی۔"

آپ کیا خوبصورت بات فرماتے ہیں:

"جو دین کا کام کرتا ہے اللہ اسکی دنیا مفت میں سنوار دیتا ہے۔"

آپ فرماتے ہیں:

"لوگوں کے گھروں میں جادو ٹونے اور آسیب وغیرہ کی سب سے بڑی وجہ اللہ کے ذکر سے دوری اور قرآن حکیم کی تلاوت کا نہ ہونا ہے۔ لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ سوئے رہتے ہیں۔ رزق مانگنے کے وقت غفلت کی نیند کا شکار ہوتے ہیں انکی بھوکی پیاسی روح انہیں پریشان کرتی ہے۔"

جواہر حکمت تقسیم اور مہمان نوازی سارا دن جاری رہتی ہے۔ جب یہ عرض کیا جائے کہ آپ اپنی صحت اور آرام کا خیال نہیں رکھتے تو فرماتے ہیں:

"ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمارے دروازے پر کوئی چل کر آتا ہے اور ہمیں انکی خدمت کا موقع مل جاتا ہے۔"

Marfat.com

تبلیغ کا کام تو آرام کے اوقات میں بھی نہیں چھوڑتے۔طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے اگر آپ آرام فرما ہوں تو بھی غفلت آڑے نہیں آتی بلکہ غفلت شعاروں سے رابطہ جاری رہتا ہے۔شاید کوئی لمحہ بھی خدمتِ خلق کے بغیر گزارے آپکو سکون نہیں۔

اطباء/معالج کہتے رہ جاتے ہیں کہ آرام میں کمی کے باعث آپ بیمار ہورہے ہیں۔مگر رسماً آرام ہوتا ہے۔ادویات کے اوقات اِدھر اُدھر ہوجائیں۔کھانے کا وقت گزر جائے۔لیکن آنے والے مہمانوں کو وقت دیتے ہیں۔انکی بات سنتے ہیں۔فرماتے ہیں:

> ''ہم تو لالچی لوگ ہیں دل چاہتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ساری اُمت نیکی کا راستہ اختیار کرے اور نجات پائے اور جنت میں داخل ہو''

دفتری زندگی

آپ کی دفتری زندگی کے کچھ ماہ وسال دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ سرکاری اہلکار کہنا آپکی شایان شان نہیں۔کہا جائے تو آپ کا کسب معاش کرنا بھی ظاہری معاملہ تھا اور سنت نبوی ﷺ کی ادائیگی تھا۔اصل میں آپکے ذریعہ سے ''فیض شیر ربانی'' کو ملازمت پیشہ لوگوں تک بھی پہنچانے کا اہتمام ہورہا تھا۔

اگرچہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں رشوت اور بے ایمانی حصہ بن چکی

Marfat.com

ہے لیکن سرکاری دفاتر میں یہ (لعنت) اپنے عروج پر ہے کوئی کام آج کے دور میں بغیر رشوت کروانا بہت مشکل ہے۔صوفی صاحب اُن شعبہ جات میں رہے ہیں جہاں ایسے کام عام تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں تو رشوت ماں کا دودھ سمجھ کر وصول کی جاتی تھی۔مگر آپ (جیسے پُرعزیمت شخص) نے نہ صرف خود اس کے خلاف عملاً جہاد کیا بلکہ دوسرے چھوٹے بڑے تمام افسران اور اہلکاروں کو اس سے روکے رکھا۔افسران بالا سے چپڑاسی تک سب کی مخالفت مول لی لیکن اپنے فریضہ کو ادا کرنے میں کسی مصلحت سے کام نہیں لیا۔ویسے تو آپ کا تمام دورِ ملازمت (Service) جہاد باللسان میں گزرا لیکن جو آپ نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا وہ قادیانیوں کے خلاف کلمہ حق بلند کیا اور انہیں غیر مسلم کہنے میں کسی لیت ولعل کے شکار نہ ہوئے۔اس وقت انہیں غیر مسلم کہنا Service کو داؤ پر لگانے کے ساتھ ساتھ اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا کیونکہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں کلیدی عہدوں پر متعین کثیر افسران قادیانی تھے۔آپ نے ان سے کبھی بھی کسی قسم کے مراسم نہ رکھے۔بلکہ آپ فرماتے ہیں:

"جب کوئی قادیانی میرے کمرے میں داخل ہوتا تھا (جانا یا انجانا) مجھے ایسا لگتا تھا کہ جیسے میرے لباس میں آگ لگ گئی ہے"

آپ اسے جلد سے جلد فارغ کر کے کمرے سے نکال دیتے اور ذرا

Marfat.com

برابر اسکی معیت کو برداشت نہ فرماتے۔

یہ ہے عشق رسول ﷺ کی علامت۔ آج سب عاشق رسول ہیں لیکن افسوس گستاخ رسول چاہے وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں ہمارے دوست بھی ہیں اور گہرے تعلق والے بھی۔ مومن کبھی بھی اپنے آقا اور انکے غلاموں کے بارے میں بدعقیدگی کو برداشت نہیں کرسکتا۔

آپ کی غیرت اور خودداری کا کیا کہنا۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں نے اپنی دفتری زندگی میں کبھی افسر اور ماتحت کے پیسوں کی چائے تک نہیں پی"

آپ نے سترھویں (17) گریڈ سے پنجاب لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیلوپمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائرمنٹ حاصل کی جو کہ قبل از وقت تھی ابھی آپکی Service (سروس) کے 8 سال باقی تھے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ ہر شخص رشوت کو حلال جاننے لگا ہے اور دامن بچانا مشکل ہوگیا ہے تو آپ نے ایسی جگہ کو ترک کرنا بہتر سمجھا۔

دوران سروس آپ کو لاکھوں روپے رشوت کی پیش کش ہوئی۔ آپ جواب میں ان نامعقول لوگوں سے فرماتے:

"ہمیں تو اپنے بزرگوں سے حیاء آتی ہے۔ کہ ایک طرف ہمارا تعلق حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور ہمارا البادہ آپکے چلن پر ہے ہم کیسے یہ کام کرسکتے ہیں۔"

آپ مزید فرماتے ہیں:

Marfat.com

"جب مجھے رشوت کی آفر ہوتی تھی تو ایسے لگتا تھا کوئی مجھے گالیاں دے رہا ہے۔"

اس قدر آپ ان چیزوں سے نفرت فرماتے تھے۔

آپ دفتری زندگی میں بھی دینی امور میں مشغول رہے خاص کر آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے ہونے والے اشاعتی کام کا بیڑا آپکے ذمہ تھا۔ جس کے لئے بھرپور طور پر مشغول رہے۔ لیکن دفتر کے کاموں میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ آپ رزق حلال کمانے کو بھی دین کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

"رزق کا معاملہ خراب نہیں ہونا چاہیئے۔ اس میں ڈنڈی نہیں مارنی چاہیئے۔ اگر رزق کے معاملہ میں کوئی خرابی آئے گی تو تمام عبادات ضائع ہو جائیں گی"

کئی مرتبہ آپ کو متواتر شب و روز دفتری کام کے سلسلے میں رکنا پڑا لیکن فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کی اور دفتری کام کو دل جمعی سے انجام دیا۔ آپ کی زیر نگرانی دفتر میں بھی ماہانہ اور سالانہ محافل ذکر و محافل میلاد کا سلسلہ جاری رہا۔

پیچھے ذکر گزرا کہ "خلافت" عطا ہوتے وقت جہاں آپ کے اور بہت سے اوصاف کا تذکرہ ہوا اس میں سرفہرست آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے ہونے والے تمام تر اشاعتی کام کا سہرا آپکے سر سجایا گیا۔

قبلہ صوفی صاحب نے جتنا بھی اشاعتی کام کیا ہے اس میں آپ

Marfat.com

نے نام لکھوانے کیلئے کام نہیں کیا بلکہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی رضا کے لئے کیا اس کا منہ بولتا ثبوت ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف ہے جس کا آپ نے عمر بھر کام کیا۔ آپ کا نام رسالہ کے کسی ٹائیٹل پر نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی کبھی زبانی اظہار کیا۔ بس آپ نے تو کام کیا ہے۔ ملک بھر کے اہل علم اور اہل قلم حضرات اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ قبلہ صوفی صاحب نے کن کن محاذوں پر کام کیا ہے۔ یہ ہیں وہ مخلص سپاہی جو اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیات کا کامل پرتو ہیں۔ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی اپنا نام اپنے دست مبارک سے تحریر نہیں فرمایا۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جس نے فنا ہو جانا ہے اس کا کوئی نام نہیں ہوتا''

آپ نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے بہت سی دینی کتب کی اشاعت میں شب و روز کام کیا۔ ایک اجمالی جائزے کیلئے میں قارئین حضرات کیلئے پیش کر رہا ہوں ایک کتاب کا حوالہ جو پچھلے سال ہی منظر عام پر آئی ہے میری مراد ''ارمغان امام ربانی'' جس میں ممتاز عالم دین و مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب کا تحریر کردہ تعارفی مضمون ''پیر طریقت جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ایک باکردار شخصیت، تعارف'' کے صفحہ نمبر ۱۲ تا ۱۹ پر یہ تفصیلات موجود ہیں۔ ملاحظہ کیلئے پیش خدمت ہیں۔

قبلہ پروفیسر صاحب رقم طراز ہیں:

Marfat.com

''ذاتی خوبیوں کے علاوہ ان کے کارہائے نمایاں کا مختصر سا تجزیہ حسب ذیل ہے۔ جس سے ان کی عبقری شخصیت، عزم، علم وعمل کا بخوبی ادراک ہوگا:

۱۔ چک نمبر 217/E-B گگو منڈی میں حضرت مخدوم شیر ربانی کے عرس مبارک کی تقریبات منظم، بامقصد، مؤثر اور فعال بنانے میں مرکزی کردار ادا کیا اور یہ سلسلہ آپکے زیر سیادت 1961ء سے 1982ء تک جاری رہا اور اب بھی جاری ہے۔

۲۔ جولائی 1965ء میں مرشد کے حکم پر ماہنامہ ''نور اسلام'' کی ادارتی ٹیم میں شامل ہوئے اور اس کے دفتر میں جو کہ گنپت روڈ مدینہ پرنٹنگ پریس کی بالائی منزل پر تھا قیام پذیر ہو کر سرگرم عمل ہوئے اور 'ہفت روزہ سفینۂ اسلام' اور ''ماہنامہ نور اسلام'' کی اشاعت وتدوین میں بھرپور حصہ لیا۔ اس دوران ادارہ کی طرف سے جو انتہائی اہم کارنامہ سرانجام دیا گیا وہ عظیم دینی روحانی شخصیات سے متعلق انفرادی اور اجتماعی نمبروں کی مستند، مربوط اور تحقیقی مقالہ جات پر مبنی اشاعت تھی۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ شیر ربانی (اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) نمبر

۲۔ امام اعظم (حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ) نمبر

۳۔ اولیاء نقشبند (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور مشائخ) نمبر

۴۔ حضرت مجدد الف ثانی (امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ) نمبر

شیر ربانی نمبر ڈیڑھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور 1969ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا جبکہ امام اعظم نمبر تین سو سے زائد صفحات پر مبنی ایک ٹھوس علمی، تحقیقی اور تاریخی دستاویز ہے جو 1975ء میں شائع ہوا۔ اولیاء نقشبند نمبر ایک

Marfat.com

ہزار سے زائد صفحات پر محیط معروف و مشہور اور نامور مشائخ نقشبند کے احوال و تذکار کا مستند مجموعہ ہے۔ جو 1979ء میں چھپ کر منصۂ شہود پر آیا۔ مجدد الف ثانی نمبر اسی سلسلہ طباعت کی انتہائی اہم پیش کش ہے۔ جو اسّی سے زائد مختلف علمی و تحقیقی عنوانات پر مشتمل ہے۔ جو 1988ء میں منظر عام پر جلوہ گر ہوا۔ یاد رہے یہ عظیم نمبر جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا جو کہ 12 جلدوں پر مشتمل ہے کا محرک ثابت ہوا۔ نمبروں کے اس عظیم کارنامے کا سہرا صوفی غلام سرور صاحب کے سر پر سجا جنہوں نے مرشد طریقت حضرت مخدوم میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی آرزوں کی تکمیل میں بھرپور کردار ادا کیا اور شبانہ روز پیہم مساعی کے ذریعہ اس خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ صوفی صاحب کی عرق ریزی انتھک محنت اور پر خلوص لگن کا مختصر سا خاکہ کچھ یوں ہے:

۱۔ ان نمبروں کے لئے میٹنگوں کا مسلسل انعقاد۔ مدعوئین کیساتھ پیہم رابطہ اور عنوانات کا تعین و تقرر۔

۲۔ ملک بھر میں اہل علم، ادباء، ممتاز دانشوروں اور قلمکاروں کو مکتوب نویسی اور پیہم یاددہانیاں اور مطلوبہ معاون کتب و رسائل کی فراہمی۔

۳۔ ذاتی طور پر رابطے اور مضامین کا حصول و وصول، تدوین و ترتیب، مسودات پر نظر ثانی، طباعت و اشاعت اور سرورق کی خطاطی کے لئے عظیم خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی، محمد حسین چشتی اور محمد شفیع انور سیالوی سے مسلسل رابطہ۔

۴۔ اہم علمی و ادبی مقالات کے سلسلہ میں عصرِ حاضر کی دو نابغۂ روزگار شخصیات پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور اور حکیم اہلِ سنت عظیم محقق و دانشور حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقاتیں۔ ان کی ہدایات اور راہ نمائی کے مطابق عملدرآمد، مسوّدات میں اصلاح، اغلاط کی درستگی اور نظرِ ثانی۔

۵۔ اخبارات سے روابط، مضامین کی اشاعت کے لئے حصول تعاون اور اشاعت وطباعت کے بعد پورے ملک میں اسکی عمومی تقسیم، متعلقین حضرات اور اربابِ علم تک پیہم اور باہتمام محفوظ ارسالگی۔

دارالمبلّغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف علمی وادبی اور دینی تدریس کا نہ صرف اہم مرکز رہا ہے۔ بلکہ اس ادارے کی خدمات پر ایک الگ کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ صوفی صاحب موصوف اس ادارے کے روحِ رواں رہے اور اس ادارے کے شعبہ نشر واشاعت کے زیرِ اہتمام جن کتب ورسائل کی تدوین واشاعت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا وہ حسب ذیل ہے:

(۱) منیۃ المصلی (۲) آسان اردو عربی گرائمر (۳) تنویرِ حرم (۴) صدائے حق (۵) مناسکِ حج (۶) ارشاداتِ مجدّد (۷) مسلکِ مُجدّد (اردو، پشتو) (۸) مقالاتِ یومِ مُجدّد (۹) المنتخبات من المکتوبات امام ربانی (عربی) (۱۰) سرہند شریف (۱۱) تتمہ معارج النبوۃ (۱۲) مراۃ المحققین (۱۳) نعتیہ قصیدۃ (۱۴) الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرۃ المجددیہ (عربی) (۱۵) ردِّ روافض کا اردو ترجمہ مع فارسی متن بعنوان تائیدِ اہل سنت (۱۶) فضائلِ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبرؓ (۱۷) مختصر حالات اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی وحضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہما (۱۸) خزینۂ معرفت (۱۹) حضرت مجدد اور ان کے ناقدین (۲۰) لمحہ فکریہ (۲۱) شجرہ طیبہ (۲۲) مدنی تاجدار کا

Marfat.com

تحفۂ نماز (۲۳) فیضانِ شیرِ ربانی (۲۴) خطباتِ شیرِ ربانی (۲۵) سوانح بے بہائے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (۲۶) نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز (۲۸) فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اپنے دادا مرشد ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پر ایک مقالہ لکھا اور اسے پاکستان ٹائمز میں شائع کرانا چاہا تو جناب ضیاء الدین احمد سلیری (زیڈ۔اے سلیری صاحب) چیف ایڈیٹر نے اخبار کی پالیسی کے خلاف کہہ کر شائع کرنے سے انکار کیا تو آپ کو بہت دُکھ ہوا۔ لیکن یہ ان کی ہمت کہہ لیجئے یا تصرف کہ آپ اس میں نہ صرف کامیاب ہوئے بلکہ بعض احباب کے تعاون سے پاکستان ٹائمز کی اس پالیسی کو توڑا اور نقشبندی بزرگوں کے حالات و واقعات پر مبنی مقالہ جات اس اخبار میں شائع کرانے میں بھی کامیاب ہوئے۔ علی الخصوص مشہور دانشور، عظیم صحافی اور انگریزی ادب کے نامور قلمکار جناب سردار علی احمد خان (مرحوم و مغفور) کی امداد اور تعاون سے "The Naqshbandis" کے عنوان سے اولاً 184 صفحات پر اور دوسرے ایڈیشن میں 300 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شائع کروائی جو انگریزی زبان میں نقشبندی بزرگوں اور سلسلہ کا ٹھوس علمی تذکرہ ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی عظیم روحانی شخصیت حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ''حضرت مجدد اور ان کے ناقدین'' اور ''مناہج السیر و مدارج الخیر'' کو میرزا ہد علی کامل اور سردار صاحب موصوف سے انگریزی زبان میں ترجمہ کرا کے (1) Hazrat Mujaddid and his Critics (2) Pathways of Mystic Journey and

Marfat.com

Avenues of Beatitude کے نام سے کتابی صورت میں شائع کرا کے اندرون و بیرون ملک ارسال کیں۔ یہ دونوں کتب ایک عظیم تحقیقی اور روحانی تربیت پر مشتمل اہم سرمایہ ہیں۔

یومِ مجدد منانے کی تحریک جسکا آغاز 1960ء سے ہوا۔ مرشد کے حکم پر جانفشانی سے کام کیا اور صفر المظفر کے مہینہ میں (جو عرس مجدد کا مہینہ ہے)۔ نہ صرف پاکستان کے طول و عرض میں جلسوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا بلکہ تمام ملکی اخبارات میں حیات و تعلیماتِ امام ربانی پر مقالات شائع کرانے کا سلسلہ جاری کیا جو الحمدللہ اب بھی پوری آب و تاب سے جاری ہے اور ہر سال مشائخ، علماء، دانشوران، پروفیسران اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد ان کانفرنسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتی ہے۔ اس اہم کارکردگی کا چالیس سالہ ریکارڈ فائلوں کی صورت میں موجود ہے۔

عرس امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تقریبات کے علاوہ کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدارس عربیہ کے طلباء اور طالبات کے لئے 1983ء میں مجدد الف ثانی ایوارڈ کا اعلان کیا گیا اور "حضرت مجدد اور اسلامی انقلاب" کے عنوان پر مقالہ نگاری کی دعوتِ عام دی گئی۔ اس حوالے سے بھی مقالات کا حصول، محققین فضلاء سے ان مقالات پر اولین پوزیشن حاصل کرنے والوں کا تعین اور جلسہ تقسیم انعامات تک تمام خدمات صوفی صاحب نے انجام دیں اور ان کی اعلیٰ کارکردگی پر سردار علی احمد خان صاحب نے نہ صرف خراج تحسین پیش کیا بلکہ اپنی طرف سے ایک قیمتی چادر بھی بطور اعتراف خدمت پیش کی۔

اہم دینی کتب کو بازار سے خرید کر اور بعض کتب کو شائع کرا کر عوام

Marfat.com

الناس کے فائدہ اور انکی دینی تربیت کے پیش نظر بغیر کسی معاوضہ کے تقسیم کیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور کتب کی تفصیل یہ ہے:

(۱) کنزالایمان (ترجمہ قرآن از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲) جانِ جاناں ﷺ (۳) محبت کی نشانی (۴) جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی (انسائیکلوپیڈیا) (۵) عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی

(۶) سیرت النبی ﷺ (۷) نقشِ اسمِ ذات مُرتبہ حضرت مخدوم شرقپوریؒ

(۸) Salutation and Adoration (Salam-o-Qayam) (۹)

(۱۰) Woman and the Veil (Awarat and Pardah)

(۱۱) The Supreme Festival (Eidon-ki-Eid)

اس کے علاوہ دینی علوم کی نشر و اشاعت کے لئے جامع مسجد قادریہ شیر ربانی 121 ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور میں ستمبر 1988ء کو "شیر ربانی پبلیکیشنز" کے نام سے ایک شعبہ قائم کیا۔ جس نے اب تک مندرجہ ذیل کتب بلا معاوضہ تقسیم کی ہیں۔

مطبوعات شیر ربانی پبلیکیشنز

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانی 121 ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور۔

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱۔	توحید اور شرک	غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ

Marfat.com

۲۔	حالات ومقامات حضرت مجدد الف ثانیؒ	عبدالاحد
۳۔	حضرت امام اعظمؒ مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں	حضرت علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
۴۔	سی وسہ آیات	حضرت ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی
۵۔	مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان	حضرت ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی
۶۔	نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز (چھوٹی)	حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
۷۔	نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز (بڑی)	حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
۸۔	حسن الاعتقاد فی ذکر المیلاد مع تحقیق البدعۃ	مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد
۹۔	محافل میلاد النبی ﷺ علامہ اقبال کی نظر میں	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی
۱۰۔	نماز کی اہمیت اور ضروری مسائل	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۱۔	عید میلاد النبی ﷺ قرآن وسنت کی روشنی میں	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۲۔	نظام مصطفےٰ ﷺ اور ہماری زندگی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۳۔	دورِ حاضر میں عشق رسول ﷺ کے تقاضے	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

Marfat.com

۱۴۔	حضرت مجدد الف ثانی کی دینی ملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۵۔	محافل میلاد النبی ﷺ اور دینی تقریبات کے فروغ کے لئے چند ضروری گذارشات	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۶۔	حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصر حاضر کے نام	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۷۔	رہنمائے حج وزیارات	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۸۔	شجرہ طیبہ مع معمولات نقشبندیہ مجددیہ	
۱۹۔	منبع انوار	حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری
۲۰۔	جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ایک تنظیم۔ ایک ادارہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۲۱۔	تائید اہل سنت	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ
۲۲۔	مختصر سوانح حیات شیخ الاسلام حضرت ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۲۳۔	عصر حاضر میں تبلیغ دین کے تقاضے	پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
۲۴۔	طلبہ کی قلمی کاوشیں	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

Marfat.com

۲۵۔	کنز الہدایات فی کشف الدرایات والنھایات	حضرت مفتی محمد باقر لاہوری مترجم حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی
۲۶۔	تجہیز و تکفین	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۲۷۔	تقسیم وراثت	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۲۸۔	افکار حضرت مجدد الف ثانیؒ اور عصر حاضر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۲۹۔	اوراد فتحیہ مع دعائے رقاب	
۳۰۔	اثبات النبوۃ	حضرت مجدد الف ثانیؒ مترجم حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی
۳۱۔	حضرت مجدد الف ثانی کی دینی و ملی خدمات (بار دوم)	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۳۲۔	ارمغان امام ربانی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۳۳۔	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کا پس منظر و پیش منظر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

حوالہ: (ارمغان امام ربانی صفحہ ۱۲ تا ۱۹)

مزید کتب کی اشاعت مندرجہ ذیل ہے:

۳۴	مجددِ دوراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

Marfat.com

۳۵	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت	حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
۳۶	فکرامام ربانی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۳۷	مکتوبات امام ربانی میں عقائد اہل سنت وجماعت	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۳۸	آسمان نقشبندیت اور فلک مجددیت کا کوکب درخشاں	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

اشاعتی خدمات کی ایک مثال

ماہنامہ نور اسلام کی پیہم اشاعت میں آپ نے بڑی تن دہی سے کام کیا کیونکہ میں نے خود آپکو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ مضامین اکھٹے کرنے سے لیکر اسکی چھان بین اور طباعت اور پھر اسکی ملک کے طول وعرض میں تقسیم یہ کام ہی بہت بڑا کام ہے۔ حضرات اس میں لکھاری حضرات سے خطوط کے ذریعہ سے رابطے کرنا ایک مستقل شعبہ۔ پھر ماہرین سے رابطے کرنا اور مسودے کی جانچ پڑتال بہت ہمت والا کام ہوتا ہے۔ بعض اوقات حوالہ حاصل کرنے کے لئے ہفتوں لگ جاتے تھے۔ اسکے بعد کتابت کیلئے کاتبوں کے پیچھے ہفتوں مہینوں بھاگ دوڑ آسان کام نہیں۔ مرضی ہو لکھ دیں مرضی ہو ایک گھنٹے کا کام ہفتوں مہینوں پر ڈال دیں۔ کتابت یا کمپوزنگ کے بعد مسودہ کی پروف ریڈنگ جو انتہائی تھکا دینے والا اور ذمہ داری کا مرحلہ ہوتا ہے۔ آپ کی عادت کریمہ ہے کہ آپ اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتے جب

Marfat.com

تک مسودہ خود چیک نہیں کر لیتے۔اس کام میں آپ ہر چیز کی قربانی دیتے ہیں بالخصوص کھانے کی تو بالکل پروانہیں ہوتی۔تمام توجہ پروف ریڈنگ پر ہوتی ہے۔مسودہ چیک کرنے کے بعد اسکی ٹریسنگ نکال کر کاپیاں پیسٹ کروائی جاتی ہیں اسکے بعد چھپوائی کیلئے کاغذ کا انتخاب۔ٹائیٹل کی ڈیزائنگ اور اسکے لئے کاغذ کا انتخاب۔پریسوں کا انتخاب۔بعض اشاعتی کاموں کو تو پریسوں میں ہفتہ ہفتہ دن رات وہاں رہ کر سرانجام دیا ہے۔اس قدر محنت کہ عام آدمی اسکا تصور نہیں کر سکتا۔

یوم حضرت مجدد الف ثانی

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اشاعتِ اسلام کی خاطر ہمارے بزرگان دین نے ہر قسم کی تکالیف و مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے انہوں نے ناموس رسالت ﷺ عظمت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دین حنیف کی حفاظت و سربلندی کے لئے تغافل و تساہل سے کام لیا اور نہ جبر و تشدد اور طاغوتی قوتوں سے گھبرائے۔بلکہ اپنی جان و مال اور اولاد و عزت کی پروا کئے بغیر اس میدان صدق و صفا اور کارزارِ جہاد میں ڈٹے رہے۔ان بزرگ شخصیات میں اس راہ کے سالار اعظم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات شریفہ ہے۔آپ نے اپنے دور میں کفر و شرک اور الحاد کے خلاف جو جہاد کیا وہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی اور یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اگر اکبر اور جہانگیر کے عہد میں

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حق گوئی اور بے باکی اور جوانمردی کے پیکر بن کر سامنے نہ آتے تو آج شاید برصغیر پاک وہند میں اسلام اوّل تو مٹ چکا ہوتا یا پھر اسکا کوئی اور ہی نقشہ ہوتا۔

محققین بلاشبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خطہ سرزمین میں دوقومی نظریے کے موسس کی حیثیت سے تسلیم کر چکے ہیں، اس اعتبار سے ان کا شمار قیام پاکستان کے حقیقی بانیوں میں ہونا چاہیے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کا اہم اور روشن پہلو یہ ہے کہ انہوں نے حق گوئی وبیباکی اور جوانمردی کو زندہ کیا۔ہمارے ملک کے معزز علماء ومشائخ کو اپنے کردار کا جائزہ لینا لازم ہے وہ کس حد تک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے حقیقی محبت وعقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے حق گوئی اور بے باکی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

محترم قارئین حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جامع جمیع سلاسل تھے یعنی قادری، چشتی، سہروردی اور نقشبندی سلسلوں سے انہیں خلافت واجازت عطا ہوئی، لہٰذا تمام علماء کرام اور بالخصوص ان سلسلوں سے تعلق رکھنے والے تمام مشائخ عظام اور متوسلین کا فرض ہے کہ وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو وسیع پیمانے پر شان واحترام سے منانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر حصہ لیں۔

حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی طویل معیت کا شرف حاصل ہونے کے بعد یہ بات کہنے میں کوئی بار نہیں سمجھتا کہ آپ ان مشائخ

Marfat.com

کرام میں سے ہیں جو بڑی سنجیدگی، محنت ولگن سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں کیونکہ آپ ان رموز سے باخوبی واقف ہیں کہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو اپنائے اور پھیلائے بغیر عالم اسلام بالخصوص اس خطہ کے حالات کو ابتری سے بہتری کی طرف لانا ناممکن ہے۔ الحمد اللہ حضرت قبلہ صوفی صاحب کے ساتھ چند یوم گزارنے والا بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ آپ کی شخصیت میں اوصاف حریّت ودیعت کئے گئے ہیں۔ آپ عملاً تعلیمات نقشبندیہ مجددیہ کی تصویر ہیں۔ رہی بات اس مشن کو پھیلانے اور آگے بڑھانے کی تو اس تحریک کا نقطہ آغاز تو میرے سامنے رونما نہیں ہوا لیکن جب سے آپ سے روحانی تعلق استوار ہوا ہے اس وقت سے آپ کو تعلیمات مجددیہ کی ترویج واشاعت کیلئے کوشاں پایا ہے۔ آپ اکثر فرماتے ہیں کہ

"آج ہم لوگ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں اور کوششوں سے اسلام جیسی عظیم نعمت سے سرفرازہ ہیں لہذا ہمیں اپنے محسن کے مشن کو آگے بڑھانا چاہیے۔ ان کی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے یوم مجدد الف ثانی ملک کے طول وعرض میں گلی گلی کوچہ کوچہ بڑے اہتمام سے منانا چاہیے۔"

آپ اس سلسلہ میں ہر سال بڑے اہتمام سے یوم مجدد الف ثانی مناتے ہیں اس کے علاوہ جو خصوصیت کی بات ہے کہ آپ ذرائع ابلاغ کی اہمیت اور ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں اور حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ کی

Marfat.com

تعلیمات کو عام کرنے کیلئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ،تعلیمات ،افکار اور کار ہائے نمایاں پر مبنی اہل علم و قلم کے مقالات اور مضامین کو اخبارات میں شائع کروا کر پیغام مجدد کو گھر گھر پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں۔

محترم قارئین کی اطلاع کیلئے کہ اخبارات میں مضامین چھپوانا کوئی کھیل نہیں بلکہ انتہائی محنت اور صبر کا کام ہے۔ پہلے تحقیقی مضامین کا انتخاب کیا جاتا ہے اس کی جانچ پڑتال کے بعد اخبارات کی تعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مضامین کی کاپیاں تیار کروائی جاتی ہیں اور پھر اخبارات کے چیف ایڈیٹر کے نام FORWARDING LETTER تیار کر کے مضامین بھیجے جاتے ہیں۔[۳] تقریباً پورے ملک میں شائع ہونے والے (انگریزی ،اردو، پنجابی، سندھی اور پشتو) اخبارات کو مضامین ارسال کئے جاتے ہیں۔ اور شہر لاہور میں تو خود تشریف لے جاتے ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ یہ مضامین اخبارات کے ایڈیشن وغیرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یوم وصال (۲۸ صفر المظفر) کو چھپ جائیں تاکہ عامۃ المسلمین ان کے ذریعہ سے تعلیمات مجددیہ سے آگاہ ہوسکیں۔ جن اخبارات میں مضامین چھپ جاتے ہیں ان اخبارات کو حسب توفیق و ہمت جمع کر کے ریکارڈ کے طور پر جمع کیا جاتا ہے۔ یہ کام ہر سال ماہ صفر المظفر سے پہلے شروع ہو جاتا ہے۔

۳۔(Forwarding Letter) کا عکس صفحہ ۷۷۔۷۸ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ منانے کے سلسلہ میں ماہ صفر المظفر سے دو ماہ قبل ہی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں ۔ مشاورت کے بعد عنوانات انتخاب کیا جاتا ہے۔ جگہ کا تعین ہونے کے فوراً بعد محققین اور علماء سے بذریعہ مکتوب اور ٹیلی فون رابطے کئے جاتے ہیں ۔[۴] بہت سے اہل قلم حضرات سے ملاقات فرماتے ہیں ۔ آپ کی کوشش ہوتی ہے کہ ان حضرات سے ملاقات کر کے انہیں کام پر آمادہ کیا جائے جن مقالہ نگاروں کی طرف سے رضامندی ہو جائے تو اس کی روشنی میں پروگرام کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور دعوت نامے، اشتہارات اور بینرز وغیرہ بڑے اہتمام سے تیار کراوئے جاتے ہیں ۔[۵] اراکین و معاونین مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور کے باقاعدہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں[۶] جس میں اہم امور کو زیر بحث لا کر باہمی مشاورت سے فیصلے کئے جاتے ہیں اس دوران اخبارات میں مضامین بھجوانے کی تیاریاں ہو رہی ہوتی ہیں ۔ صحافیوں سے رابطے کئے جاتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ گزشتہ کانفرنسوں میں پڑھے جانے والے مقالات کو مدون کر کے ان کی اشاعت کا کام بھی ساتھ ساتھ چل رہا ہوتا ہے

۴۔ ''عکس مکتوب برائے مقالہ نگار'' صفحہ ۷۹۔۸۰ پر ملاحظہ فرمائیں

۵۔ ۲۰۰۸ء میں منعقد ہونے والی ''امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' کے دعوت نامہ (اندرونی و بیرونی حصہ) اور اشتہار کا عکس صفحہ ۸۱ تا ۸۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۶۔ ''عکس مکتوب برائے اجلاس اراکین'' صفحہ ۸۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

دیگر پروگرام مثلاً ماہانہ محفل میلاد ہفت روزہ محفل ذکر، درس قرآن اور دینی تعلیم کے حوالے سے شعبہ جات تفسیر قرآن وعلم حدیث وفقہ، حفظ وناظرہ اور مسجد کے دیگر امور بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اِن دِنوں جب کہ قبلہ صوفی صاحب شب وروز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کام کررہے ہوتے ہیں اپنی صحت، کھانا پینا، آرام وغیرہ کی کوئی پروانہیں کرتے۔ یہ وہ خدّام صادق ہیں جو اپنے بزرگوں کو خراج تحسین باتوں سے نہیں بلکہ عملاً پیش کرتے ہیں۔ یہاں محترم قارئین کیلئے اُس شاندار عظیم قومی کانفرنس کا بالخصوص حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں جو ایوان اقبال لاہور میں ۲۴ اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد ہوئی۔ ویسے تو یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کانفرنسز (Conferences) کا انعقاد لاہور کے مختلف معروف ہوٹلوں اور کانفرنس ہالز میں ہر سال بڑے اہتمام سے ہوتا ہے لیکن ایوان اقبال لاہور میں کانفرنس کروانا ایک بہت بڑا چیلنج تھا کیونکہ اس کانفرنس کے انعقاد میں درپیش مسائل کا میں عینی شاہد ہوں۔ لیکن قبلہ صوفی صاحب نام کے عقیدت مند تو ہیں ہی نہیں۔ اگر آپ کے اسم شریف کے ساتھ نقشبندی مجددی آتا ہے تو حقیقت میں بھی آپ کامل طور پر مجددی نسبت کے حامل ہیں۔ اس کانفرنس میں کن کن مراحل سے گزرنا پڑا اس کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمایئے "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کا پس منظر و پیش منظر" ایک اہم بات جو ذکر کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ ان پروگراموں کے اخراجات، بہت سے لوگوں نے میٹنگز کے دوران اس سوال کو اٹھایا کہ

Marfat.com

اخراجات کو کیسے پورا کریں گے تو قبلہ صوفی صاحب نے یہ فرمایا کہ جن کی بدولت آج ہم مسلمان ہیں اگر سارا مال بھی ان کے مشن کو پورا کرنے میں لگ جائے تو بھی حق ادا نہیں ہوسکتا۔ پھر فرمایا کہ آپ دوسرے معاملات کو زیر بحث لائیں لیکن اخراجات کو مسئلہ نہ بنائیں۔ یہ ہے توکل علی اللہ جو خواص کی بات ہے۔ بالآخر وہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس کے بعد اس کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالات پر مبنی ''ارمغان امام ربانی'' کتاب بھی شائع ہوئی جو اپنی مثال آپ ہے۔ اس کانفرنس کا اثر ہوا کہ اب بہت سے بیرون ممالک میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اور آپ کے کارہائے نمایاں کے حوالے سے بہت سا لٹریچر بھی شائع ہو رہا ہے اور کانفرنسز بھی ہو رہی ہیں۔

کاش سب مسلمان اسی شوق اور جذبے سے کام کریں۔ اگر خرچ کرنے کو جی چاہے تو بغیر ریاء کے ایسے مشن پر اپنے سرمائے کو لگائیں۔ یہ سرمایہ رائیگاں نہیں جائے گا۔ انشاء اللہ پیغام مجدد پوری دنیا میں پہنچے گا اور مسلمانان اسلام دین اسلام کی اصل روح کے مطابق عمل کر کے سرفراز وکامران ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قبلہ صوفی صاحب اور ان تمام حضرات کے ساتھ دل وجان سے معاونت کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو راہ خدا اور راہ محبوبانِ خدا پر چلا رکھا ہے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم)

Marfat.com

ماہانہ محفل میلاد کے دعوت نامہ کا عکس

﴿فرنٹ﴾

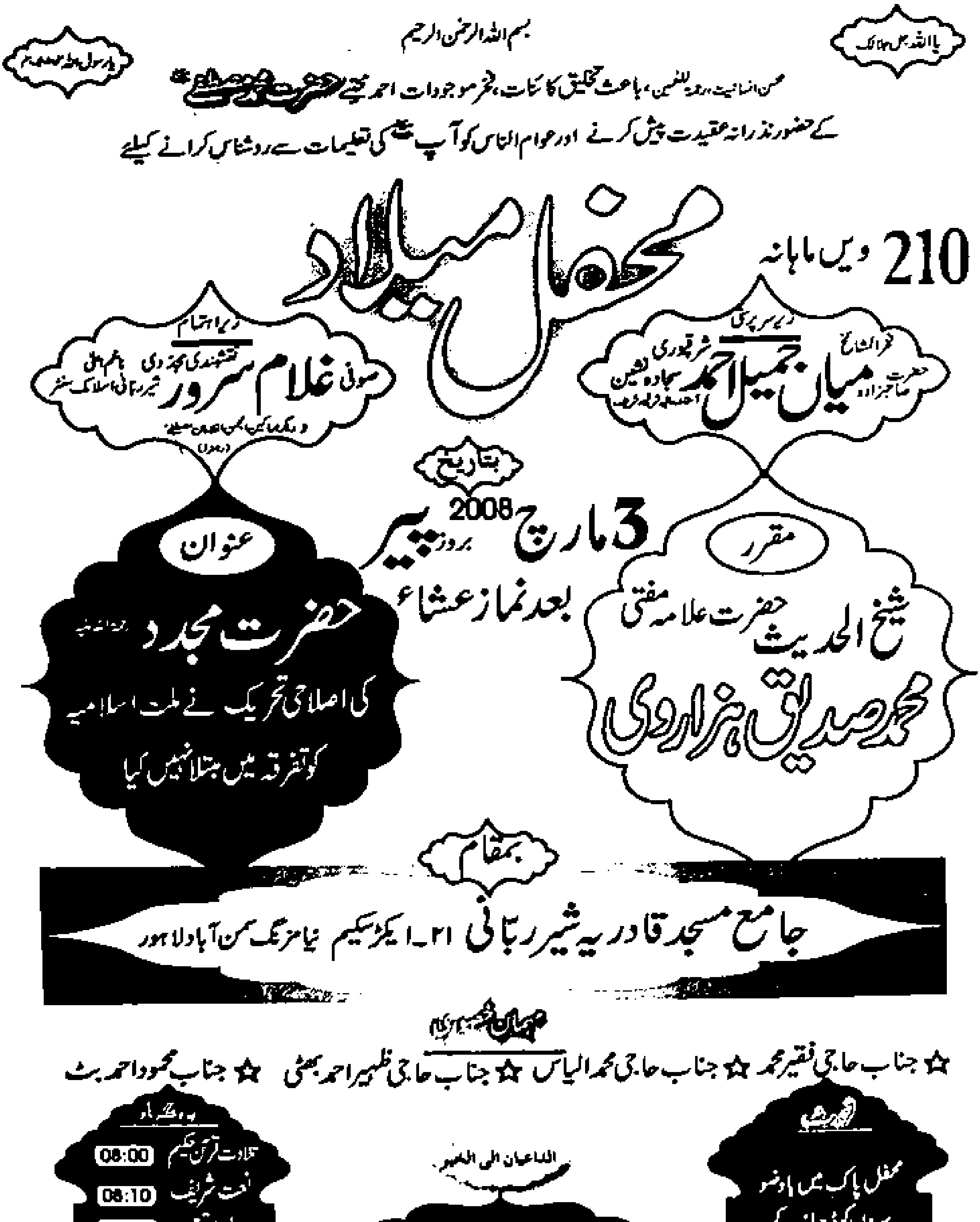

Marfat.com

ماہانہ محفل میلاد کے دعوت نامہ کا عکس

﴿بیک سائڈ﴾

بلامعاوضہ شیر ربانی اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام دینی تعلیم حاصل کرنے کا سنہری موقع

ناظم اعلیٰ جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

اساتذہ کرام شعبہ تفسیر قرآن، علم حدیث، فقہ اور عربی زبان و ادب

ممتاز ماہر تعلیم و مفسر قرآن

پروفیسر قاری مشتاق احمد

ڈائریکٹر شیر ربانی اکیڈمی و سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج لاہور

اساتذہ کرام شعبہ حفظ و ناظرہ قرآن حکیم (تجوید و قرأت)

حافظ قاری عبدالخالق

نوٹ ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر خواتین کی شمولیت کے لئے باپردہ انتظام ہے

ہفت روزہ محافل جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد لاہور میں ہر اتوار نماز فجر کے ایک گھنٹہ کے بعد زیر اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی ختم خواجگان، ختم مجدّدیہ اور ختم معصومیہ کی ایمان افروز محفل ذکر منعقد ہوتی ہے اور محفل ذکر کے فوراً بعد جناب پروفیسر قاری مشتاق احمد درس قرآن حکیم دیتے ہیں

ماہانہ محفل میلاد ہر انگریزی ماہ کی پہلی پیر موسم گرما میں نماز مغرب کے بعد اور موسم سرما میں نماز عشاء کے بعد ماہانہ محفل میلاد منعقد ہوتی ہے

نوٹ ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر کی جانے والی تقاریر کی CD's بھی دستیاب ہیں خواہش مند حضرات حاصل کر سکتے ہیں

الداعی الی الخیر اراکین

شیر ربانی اسلامک سنٹر

چوک شیر ربانی شیر ربانی روڈ نیا مزنگ سمن آباد لاہور

Marfat.com

197 تا 210 ویں ماہانہ محفل میلاد تک کے عنوانات مع اسماء گرامی مقررین

نمبر شمار	عنوان	تاریخ	مقرر
۱۔	امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے آئینے میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور کردار	5-2-07	حضرت علامہ محمد ظہیر بٹ
۲۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور نظام تبلیغ	5-3-07	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۳۔	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر قرآن وسنت کی روشنی میں	2-4-07	مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد
۴۔	ورفعنا لک ذکرک کی روشنی میں ذکر رسول ﷺ کی توضیح، اہمیت وفضیلت اور اسکے تقاضے	7-5-07	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۵۔	اسلام میں نیکی تصور اور اسکی تفصیل سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۷ کی روشنی میں	4-6-07	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۶۔	خصائص کبریٰ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی 16 اہم خصوصیات کا تفصیلی جائزہ	2-7-07	حضرت صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن المشہدی
۷۔	معراج النبی ﷺ کی روشنی میں حیات النبی وانبیاء علیہ السلام	6-8-07	مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد

Marfat.com

۸۔	عصر حاضر میں علوم دین کی تحصیل کی اہمیت وفضیلت	3-9-07	حضرت علامہ محمد ظہیر بٹ
۹۔	سورۃ آل عمران کی آیت ۱۲۳ کی روشنی میں غزوہ بدر کا تفصیلی جائزہ	1-10-07	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۱۰۔	سورۃ الزمر کی آیت ۵۳ کی روشنی میں بڑے گنہگاروں کیلئے رحمت باری سے امید اور مغفرت کا تفصیلی جائزہ	5-11-07	مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد
۱۱۔	مقام رسالت اور حضور علیہ الصلوۃ کے روضہ اقدس کی حاضری کے آداب وضوابط	3-12-07	حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی
۱۲۔	حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے روضہ اقدس کی حاضری کے آداب وضوابط	7-01-08	حضرت علامہ محمد ظہیر بٹ
۱۳۔	اصحاب ثلاثہ، اصحاب النبی اور امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں شکوک شبہات کا ازالہ	4-02-08	مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد
۱۴۔	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحی تحریک نے ملت اسلامیہ کو تفرقہ میں مبتلا نہیں کیا	3-03-08	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی

Marfat.com

ماہانہ محفل میلاد کے اعلان کیلئے اخبارات کو بھیجی جانے والی پریس ریلیز کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
۲۱-ایکڑ سکیم نیاز بیگ سمن آباد لاہور
تاریخ: سکیم مارچ ۲۰۰۸

انتظامیہ کمیٹی
زیر اہتمام: **انجمن غلامان مصطفےٰ** (رجسٹرڈ)
نزد شیر روڈ۔ نیاز بیگ لاہور
حوالہ نمبر: ماہانہ محفل میلاد

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد، لاہور میں 210 ویں ماہانہ محفل میلاد نہایت عقیدت واحترام سے منائی جائے گی

لاہور (پ۔ر) محسن انسانیت، رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے اور آپ کی سیرت وتعلیمات سے عوام الناس کو روشناس کرانے کیلئے زیر سرپرستی فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف وزیر اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ناظم اعلیٰ جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ودیگر اراکین انجمن غلامان مصطفےٰ وشیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور بتاریخ ۳ مارچ ۲۰۰۸ بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد قادریہ شیر ربانی 21۔ ایکڑ سکیم نیاز بیگ سمن آباد، لاہور میں 210 ویں ماہانہ محفل میلاد نہایت عقیدت واحترام سے منائی جائیگی۔ اس تقریب سعید کے موقع پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی ''حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحی تحریک نے ملت اسلامیہ کو تفرقہ میں مبتلاء نہیں کیا'' کے عنوان پر خطاب فرمائیں گے۔

غلام سرور

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور

Marfat.com

ماہانہ محفل میلاد کے اعلانات کے اخباری تراشوں کا عکس

روزنامہ اساس لاہور
Daily ASAS
شیخ فیاض احمد اعوان

جلد 11 شمارہ 207 اتوار 23 صفر المظفر 1429ھ 2 مارچ 2008ء 19 پھاگن 2064 ب

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی کمن آباد میں
210 ویں ماہانہ محفل میلاد کل منائی جائے گی

روزنامہ خبریں
Daily KHABRAIN
چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد
ایڈیٹر: امتنان شاہد

اتوار 23 صفر المظفر 1429ھ 2 مارچ 2008ء 16 پھاگن 2064 ب

محفل میلاد

روزنامہ مساوات لاہور
Daily MusaWaat LRL53
عوام کا اپنا اخبار
چیف ایڈیٹر: سجاد بخاری

جلد نمبر 28 اتوار 2 مارچ 2008ء 23 صفر المظفر 1429ھ

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی کمن آباد
لاہور میں 210 ویں ماہانہ محفل میلاد
عقیدت و احترام سے منائی جائے گی

روزنامہ جنگ لاہور
THE DAILY JANG LAHORE
بانی: میر خلیل الرحمٰن

جلد 29 اتوار 23 صفر المظفر 1429ھ 2 مارچ 2008ء 21 پھاگن 2064 ب

ماہانہ محفل میلاد

روزنامہ جرأت لاہور پاکستان
THE DAILY JUR'AT LAHORE
چیف ایڈیٹر: جمیل اطہر
ایڈیٹر: عرفان اطہر قاضی
لاہور اور راولپنڈی/مظفر آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد 19 اتوار 23 صفر 1429ھ 2 مارچ 2008ء 20 پھاگن 2064 ب شمارہ 61

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی کمن آباد لاہور
میں ماہانہ محفل میلاد منعقد ہوگی

Marfat.com

ماہانہ محفل میلاد کے اعلانات کے اخباری تراشوں کا عکس

Marfat.com

انگلش اخبارات میں اشاعت مضامین کیلئے بھیجے جانے والے خطوط کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MUJADDID ALF-I-SANI SOCIETY

JAMIA MASJID QUADRIA SHER-E-RABBANI
21-Acre Scheme New Mozang Samanabad Lahore - Pakistan
Phone:

مجدد الف ثانی سوسائٹی
جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
۲۱ ایکڑ سکیم نیاز مزنگ سمن آباد لاہور پاکستان
فون:

No.__________

Date 16-02-2008

Respected Sir,

Assalam-o-Alaikum,

The annual Urs of Imam Rabbani Mujaddid Alf-e-Sani Hazrat Sheikh Ahmed Farooqi Sarhandi is being celebrated on Safar 28 in the Subcontinent. The Urs will be held this year on 7th of March 2008. Mujaddid Alf-e-Sani Society makes special arrangements for a function on this occasion in Lahore.

In order to inform the general public about the teachings and achievements of Hazrat Mujaddid Alf-e-Sani, it is requested to please publish special edition of your esteemed daily/magazine on this occasion or publish the articles in the weekly magazine.

Some articles along with their CD are being sent herewith for your convenience.

Yours truly,

Ghulam Sarwar

Sufi Ghulam Sarwar Naqshbandi Mujaddidi
(President Mujaddid Alf-e-Sani Society)

Jamil Athar Sarhandi
(Secretary Mujaddid Alf-e-Sani Society)

Marfat.com

اردو اخبارات میں اشاعت مضامین کیلئے بھیجے جانے والے خطوط کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MUJADDID ALF-I-SANI SOCIETY

مجدد الف ثانی سوسائٹی

JAMIA MASJID QUADRIA SHER-E-RABBANI
21-Acre Scheme New Motang Samanabad Lahore - Pakistan
Phone:

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
۲۱ ایکڑ سکیم نیا مزنگ، سمن آباد، لاہور، پاکستان
فون:

No.____________

Date 16-02-2008

مکرمی و محترمی!

السلام علیکم!

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک پورے برصغیر میں 28 صفر المظفر کو منعقد ہوتا ہے۔ اس سال عرس ۷ مارچ ۲۰۰۸ء کو ہوگا۔ مجدد الف ثانی سوسائٹی اس موقع پر لاہور میں ایک تقریب کا اہتمام بھی کرتی ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ عوام کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور کارہائے نمایاں سے آگاہ کرنے کے لیے اس موقع پر اپنے موقر روزنامہ / جریدہ کی اشاعت خاص کا اہتمام کریں یا ہفتہ وار میگزین، عام شمارے میں مضمون / مضامین شائع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

ہم آپ کی سہولت کے لیے چند مضامین مع سی ڈیز (CD) اس خط کے ساتھ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں۔

جمیل اطہر سرہندی
جمیل اطہر سرہندی
سیکرٹری مجدد الف ثانی سوسائٹی

غلام سرور
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی

Marfat.com

مقالہ نگار حضرات کو بھیجے جانے والے خطوط کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MUJADDID ALF-I-SANI
SOCIETY
JAMIA MASJID QUADRIA SHER-E-RABBANI
21-Acre Scheme New Mozang Samanabad Lahore - Pakistan
Phone

مجدد الف ثانی سوسائٹی
جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
۲۱ ایکڑ اسکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور پاکستان
فون: 0321-7574414
042-7571809

No. 16-1-2008

Date

مکرمی و محترمی ______________

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہونگے، جیسا کہ مجدد الف ثانی سوسائٹی (لاہور) کے زیر اہتمام ہر سال ماہ صفر المظفر میں یوم حضرت مجدد الف ثانی منایا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت مجدد الف ثانی کانفرنس کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت، دینی ملی خدمات اور کارہائے نمایاں پر اہل علم ودانش حضرات اپنے مقالات پیش کرتے ہیں۔ مجدد الف سوسائٹی اور شیر ربانی اسلامک سنٹر، لاہور کے اراکین، احباب اور برادران طریقت نے اس سال تقریب سعید 9 مارچ 2008ء بروز اتوار بوقت 02:00 بجے بعد دوپہر سماع ہال دربار حضرت گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، لاہور میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کو اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ سوسائٹی نے آپ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان منتخب کیا ہے۔

"______________________________"

مذکورہ بالا عنوان پر 15 (فل سکیپ) صفحات پر مشتمل مقالہ تحریر فرما کر 15 فروری 2008ء تک بھجوا دیں اور اس کی تلخیص بھی تیار کرلیں جو کہ 10 سے 15 منٹ میں پڑھی جاسکے۔ ازراہ کرم اپنی شرکت اور مقالہ پیش کرنے کی منظوری عطا کر کے ممنون فرمائیں۔ جواب 22 جنوری 2008ء تک عنایت فرمائیں تاکہ پروگرام ترتیب دیا جاسکے۔

غلام سرور

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور

ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور

پتہ:

مرکزی دفتر شیر ربانی اسلامک سنٹر

چوک شیر ربانی، شیر ربانی روڈ، نیا مزنگ

سمن آباد، لاہور۔ موبائل: 0321-7574414

Marfat.com

مقالہ نگار حضرات کو بھیجے جانے والے یاد ہانی خطوط کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MUJADDID ALF-I-SANI SOCIETY

JAMIA MASJID QUADRIA SHER-E-RABBANI
21-Acre Scheme New Manang Samanabad Lahore - Pakistan
Phone:

No. 19-2-2008

Date

مجددِ الفِ ثانیؒ سوسائٹی

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی
۲۱ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور پاکستان
فون: 0321-7574414
0300-4299321

"مکتوب یاد دہانی"

مکرمی محترمی ______________ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ سے بذریعہ مکتوب بتاریخ 16 جنوری 2008 درخواست کی گئی تھی کہ آپ مجوزہ عنوان ______________ پر اپنا تحقیقی مقالہ تحریر فرما کر 15 فروری تک بھجوادیں تاکہ 9 مارچ 2008 بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے پروگرام کو ترتیب دیا جا سکے لیکن تاحال مطلوبہ مقالہ موصول نہیں ہوا۔

آپ سے درخواست ہے کہ اپنی گوناں گوں مصروفیات سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنی پہلی فرصت میں مطلوبہ مقالہ مکمل کر کے بھجوادیں تاکہ پروگرام ترتیب دیا جا سکے مزید براں اپنے مقالہ کی تلخیص بھی تیار فرمالیں جو کانفرنس کے موقع پر کہ 10 سے 15 منٹ میں پیش کی جا سکے تاکہ پروگرام اپنے مقررہ وقت میں اختتام پذیر ہو سکے۔

آپ کا یہ مقالہ انشاء اللہ تعالیٰ زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائے گا۔ آپ کے اس تعاون کا بے حد مشکور ہوں گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر میں تعاون کی احسن جزا عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

غلام سرور

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور
ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور

پتہ:

مرکزی دفتر شیر ربانی اسلامک سنٹر، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
چوک شیر ربانی، شیر ربانی روڈ، نیا مزنگ
سمن آباد، لاہور۔ موبائل: 0321-7574414
فون نمبر: 042-7571809---7562424

Marfat.com

"امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس" کے دعوت نامہ کا عکس

﴿بیرونی حصہ﴾

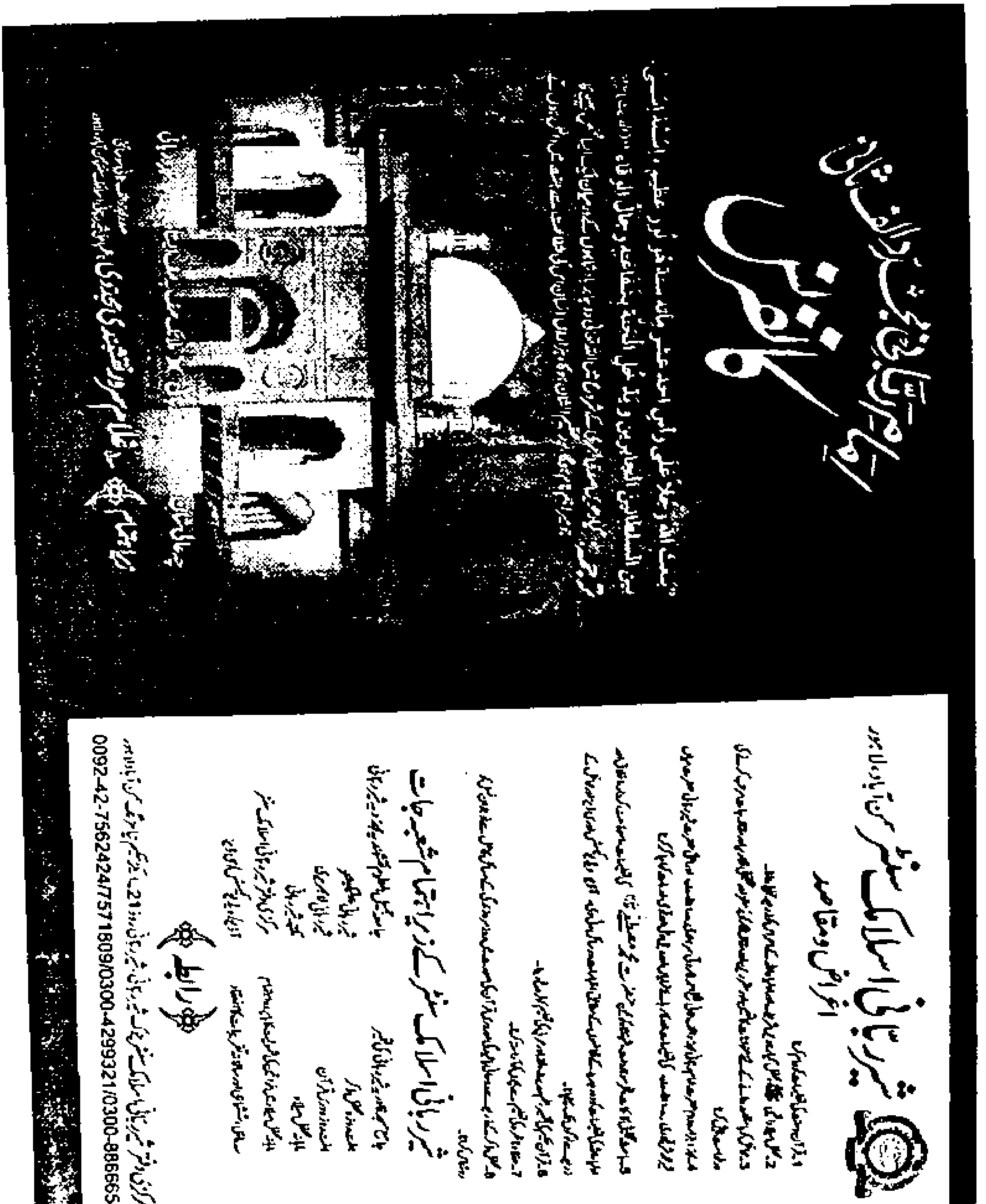

Marfat.com

''امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' کے دعوت نامہ کا عکس

﴾ اندرونی حصہ ﴿

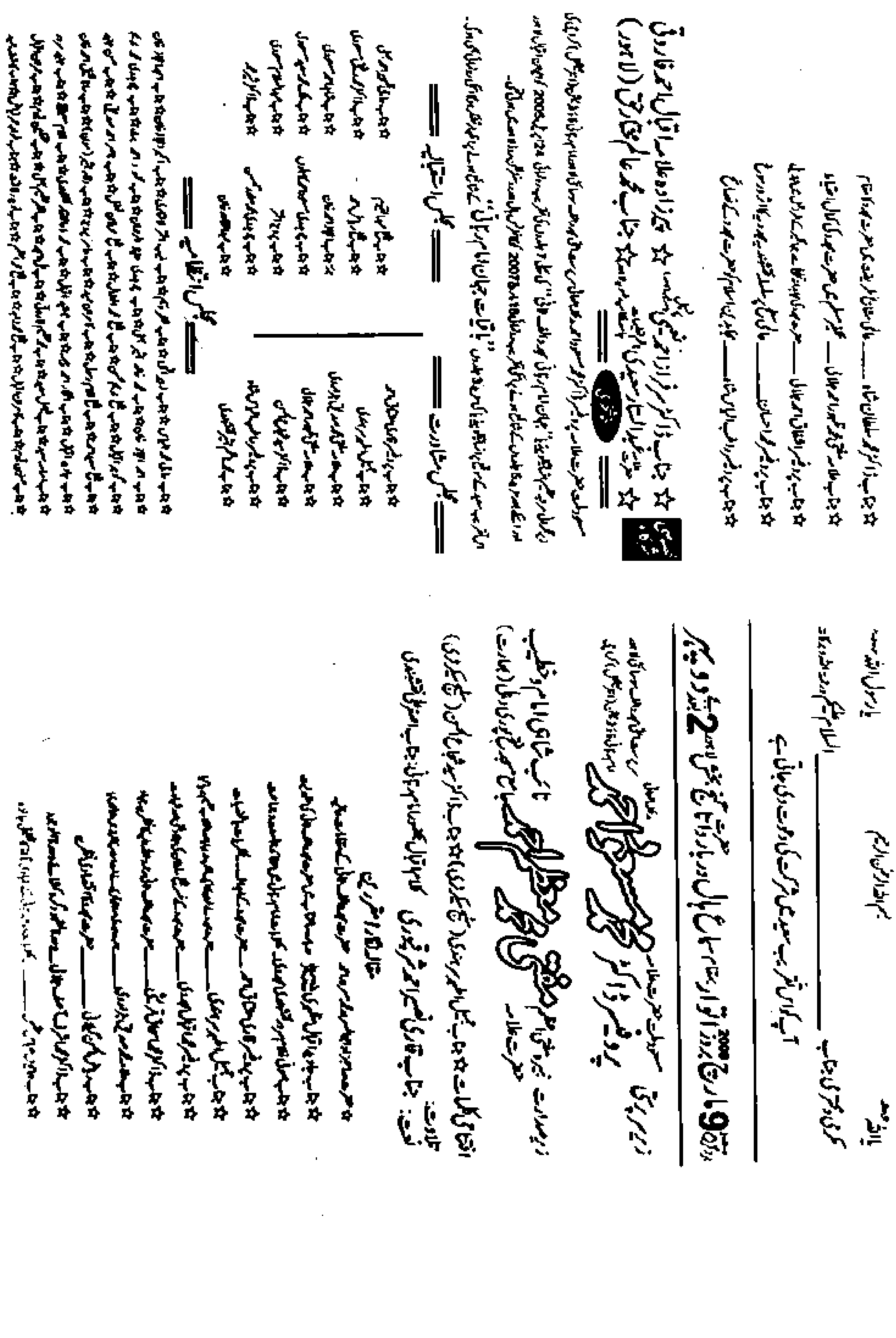

Marfat.com

''امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' کے اشتہار کا عکس

Marfat.com

اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور و شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور کو اجلاس میں شرکت کیلئے بھیجے جانے والے خطوط کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MUJADDID ALF-I-SANI SOCIETY

JAMIA MASJID QUADRIA SHER-E-RABBANI

11-Acre Scheme New Mozang Samanabad Lahore - Pakistan

Phone

مجدد الف ثانی سوسائٹی

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی

۱۱ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور پاکستان

فون: ۰۳۲۱-۷۵۷۴۶۱۴

۰۳۰۰-۴۲۷۷۳۲۱

No. ____________

Date 17-2-2008

بخدمت جناب ------------------ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے شیر ربانی اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام ہونے والی میٹنگز (MEETINGS) میں نہ صرف شرکت کی ہے بلکہ آپ کے ذمہ جو بھی کام / امور لگائے گئے ہیں آپ نے ان کو سرانجام دینے میں ہماری پوری مدد فرمائی ہے اور الحمدللہ ہمارے تمام پروگرام بالخصوص ایوان اقبال ایجرٹن روڈ لاہور میں 24 اپریل 2005 کو منعقد ہونے والی "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس" اور ہمدرد سنٹر لٹن روڈ لاہور میں 18 مارچ 2007 کو منعقد ہونے والی "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس" کو کامیاب بنانے میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسکی احسن جزا عطا فرمائے

مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور کے اراکین نے اس سال 9 مارچ 2008 کو سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور میں 02:00 بجے بعد دوپہر "امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس" منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مسعود ملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی سرپرست اعلیٰ مجدد الف سوسائٹی لاہور امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کی زیر نگرانی مرتبہ عظیم انسائیکلو پیڈیا "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" کی پہلی 7 جلدوں کی تقریب رونمائی 24 اپریل 2005 کو ایوان اقبال لاہور، اور اسکے بعد مزید 5 جلدوں کے شائع ہونے پر اسکی تقریب رونمائی 18 مارچ 2007 کو کانفرنس ہال ہمدرد سنٹر لٹن روڈ لاہور میں ہوئی تھی۔ اس تقریب سعید کے موقع پر انسائیکلو پیڈیا کی مزید 3 جلدوں "باقیات جہان امام ربانی" کے شائع ہونے پر اظہار تشکر ہوگا اسکی رونمائی بھی ہوگی۔

اس سلسلہ میں 24 فروری 2008 بروز اتوار بوقت 09:00 بجے صبح ایک اجلاس بمقام جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۱۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں انتظامی امور کو حتمی شکل دینے کیلئے فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی گوناگوں مصروفیات سے اس کار خیر کیلئے وقت نکال کر وقت مقررہ پر تشریف لا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور و امام و خطیب شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور

پتہ:

مرکزی دفتر شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور

چوک شیر ربانی، شیر ربانی روڈ ۱۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور

Marfat.com

ارشاداتِ عالیہ

اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

☆ مسجد میں چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لیے سوال نہیں کرنا چاہیے۔

☆ عناد، بغض، کینہ، حسد اور مقدمہ بازی سے بچنا چاہیے۔

☆ رزقِ حلال اور صدقِ مقال پر عمل کرنا چاہیے۔

☆ اللہ اللہ بکثرت پڑھا کرو تاکہ باللہ ہو جاؤ۔

☆ جو دنیا میں اللہ کے تھوڑے دیئے پر خوش رہے گا خداوند کریم قیامت کے دن اس کی تھوڑی نیکی پر ہی خوش ہو گا۔

☆ اوّل قرض لینا نہیں چاہیے اور اگر لے لو تو بخوشی ادا کرو۔